مدرسہ اسلامیہ شکرپور، بھروارہ، دربھنگہ

رجسٹریشن نمبر: 15341

ایک نظر میں

سن تاسیس: ۱۴۰۴ھ مطابق ۱۹۸۴ء

صدر: قاضی شریعت حضرت مولانا محمد قاسم صاحب مظفرپوری مدظلہ العالی

سرپرست: حضرت مولانا بدرالحسن القاسمی (وزارت الاوقاف والشئون الاسلامیہ، الکویت)

ناظم: حضرت مولانا قاری شبیر احمد صاحب مدظلہ العالی

شعبہ جات: عربی جماعت ششم تک، فارسی، حفظ، تجوید، درجات پرائمری پنجم تک، تبلیغ واشاعت، افتا، قضا، لائبریری، شعبہ مکاتب، شعبہ کمپیوٹر، مطبخ

تعداد اساتذہ وملازمین	۳۷
تعداد مکاتب	۳۸
تعداد اساتذہ مکاتب (شاخ)	۳۸
مجموعی تعداد طلبہ (مرکز)	۷۷۲
تعداد طلبہ درجات عربی، فارسی وحفظ دارالاقامہ	۵۵۰
تعداد طلبہ درجات پرائمری (مرکز)	۲۲۲
مجموعی تعداد طلبا وطالبات مکاتب	۳۰۶۰
مجموعی تعداد اساتذہ بشمول شاخ	۷۵
مجموعی تعداد طلبا بشمول شاخ	۳۸۳۲
تعداد فارغین حفاظ ۱۴۳۸ھ	۶۶
تعداد فارغین حفاظ از ۱۴۱۳ھ تا ۱۴۳۸ھ	۹۶۰

سالانہ بجٹ برائے ۳۹-۱۴۳۸ھ (تعمیر کے علاوہ ایک کروڑ چھ لاکھ روپئے)

تعمیری سرگرمیاں:

درسگاہ شعبۂ عربی وحفظ اور دارالقضا کی تعمیر

سچی علم پرستی

اس وقت طلبہ کی جو جماعت آپ کے سامنے ہے، یہ وہ جماعت ہے جس نے دین کو دنیا پر ترجیح دی ہے۔ یہ وہ جماعت ہے جس نے بہترین سامان آرائش وآسائش کو محض احکام الٰہی کی پابندی اور سچے ہندوستانی کی حیثیت سے چھوڑ دیا ہے، یہ وہ جماعت ہے جس نے ہر طرح کی تکالیف برداشت کی ہے، بھوک پیاس کی سختی جھیلی ہے اور جاڑے کی طویل راتیں زمین پر گزاری ہیں اور اب تک گزار رہی ہے۔ ہندوستان میں علم کو علم کے لئے نہیں بلکہ معیشت کے لئے حاصل کیا جاتا ہے۔ یہ بڑی بڑی تعلیمی عمارتیں جو انگریزی تعلیم کی نوآبادیاں ہیں کس مخلوق سے بھری ہوئی ہیں، مشتاقان علم اور شیفتگان حقیقت سے؟ نہیں۔ ایک مٹھی گیہوں اور ایک پیالہ چاولوں کے پرستاروں سے جن کو یقین دلایا گیا ہے کہ بلاحصول تعلیم وہ اپنی غذا حاصل نہیں کر سکتے، علم کی اس عام توہین وتذلیل کی تاریکی میں سچی علم پرستی کی ایک روشنی برابر چمکتی رہی ہے۔ یہ ہندوستان کے طالبین علم کی وہ جماعتیں ہیں جو اسلام کے مذہبی علوم، مختلف عربی مدرسوں میں حاصل کر رہی ہیں۔ یہ جذبہ بجز علم پرستی اور رضائے الٰہی کے اور کوئی دنیاوی غرض نہیں رکھتا، ہندوستان بھر میں علم کو علم کے لئے اگر کوئی پڑھنے والی جماعت ہے تو وہ عربی مدارس ہی کی جماعت ہے۔

(مولانا ابوالکلام آزاد)

❁❁❁

غور کی نظر
اس نکتہ کو پوری طرح کھول دے گی

ہم کو یہ صاف کہنا ہے کہ عربی مدرسوں کی جتنی ضرورت آج ہے، کل جب ہندوستان کی دوسری شکل ہوگی، اس سے بڑھ کر ان کی ضرورت ہوگی۔ وہ ہندوستان میں اسلام کی بنیاد اور مرکز ہوں گے۔ لوگ آج کی طرح کل بھی عہدوں اور ملازمتوں کے پھیر اور ارباب اقتدار کی چاپلوسی میں لگے ہوں گے اور یہی دیوانے ملّا آج کی طرح کل بھی ہوشیار ہوں گے۔ اس لئے یہ مدرسے جہاں بھی ہوں، جیسے بھی ہوں ان کو سنبھالنا اور چلانا مسلمانوں کا سب سے بڑا فرض ہے۔

ان عربی مدرسوں کا اگر کوئی دوسرا فائدہ نہیں تو یہی کیا کم ہے کہ یہ غریب طبقوں میں مفت تعلیم کا ذریعہ ہیں اور ان سے فائدہ اٹھا کر ہمارا غریب طبقہ کچھ اونچا ہوتا ہے اور اس کی اگلی نسلیں کچھ اور اونچی ہوتی ہیں اور یہی سلسلہ جاری رہتا ہے۔۔۔۔۔ غور کی نظر اس نکتہ کو پوری طرح کھول دے گی۔

(حضرت مولانا سید سلیمان ندویؒ)

الفضل ما شهدت به الأعداء

عرصہ ہوا یوپی اسمبلی میں بجٹ سیشن کے موقع پر مسٹر بالیوال نے اپنی تقریر میں کہا تھا کہ ''ہمارے اسکولوں میں تعلیم پانے والے طلبہ جب اپنے مقصد میں ناکام ہوتے ہیں تو قطب مینار سے کود کر یا کسی پل سے چھلانگ لگا کر جان دیدیتے ہیں، کیوں کہ انہیں جینا نہیں سکھایا جاتا، ان کے سامنے زندگی کا کوئی آدرش (مقصد) نہیں۔''

اس کے برخلاف میرے ہی حلقہ انتخاب میں دیوبند ایک قصبہ ہے جہاں ایک عربی یونیورسٹی ''دارالعلوم دیوبند'' کے نام سے قائم ہے، جہاں کا طالبعلم معمولی خوراک کھا کر اور معمولی لباس پہن کر تعلیمی زندگی گزارتا ہے اور جب فارغ ہوتا ہے تو ملک کا ایک اچھا شہری بنتا ہے۔ حکومت پر بوجھ نہیں بنتا بلکہ خود کفیل ہوتا ہے۔

(ایک غیر مسلم وزیر مملکت کی شہادت) بحوالہ ماہنامہ دارالعلوم دیوبند نومبر، دسمبر ۱۹۹۴ء)

دینی مدارس علامہ اقبالؒ کی نظر میں

مشہور ادیب وشاعر حکیم احمد شجاع علامہ اقبالؒ کے دیرینہ نیازمند تھے۔ انہوں نے اپنی کتاب ''خوں بہا'' میں علامہ اقبال کا تذکرہ کرتے ہوئے ایک جگہ لکھا ہے کہ ایک مجلس میں میں نے دینی مکاتب ومدارس کا تذکرہ کیا تو علامہ اقبال نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے دردمندی اور دل سوزی کے ساتھ فرمایا:

> ''جب میں تمہاری طرح جوان تھا تو میرے قلب کی کیفیت بھی ایسی ہی تھی، میں بھی وہی کچھ چاہتا تھا جو تم چاہتے ہو۔ انقلاب، ایک ایسا انقلاب جو ہندوستان کے مسلمانوں کو مغرب کی مہذب اور متمدن قوموں کے دوش بدوش کھڑا کردے۔ یورپ کے دیکھنے کے بعد میری رائے بدل گئی ہے۔ ان مکتبوں کو اسی حالت میں رہنے دو، غریب مسلمانوں کے بچوں کو انہیں مکتبوں میں پڑھنے دو، اگر یہ ملا اور درویش نہ رہے تو جانتے ہو کیا ہوگا؟۔۔۔۔۔ جو کچھ ہوگا میں اسے اپنی آنکھوں سے دیکھ آیا ہوں۔ اگر ہندوستان کے مسلمان ان مکتبوں کے اثر سے محروم ہوگئے تو بالکل اسی طرح جس طرح ہسپانیہ میں مسلمانوں کی آٹھ سو برس کی حکومت کے باوجود آج غرناطہ اور قرطبہ کے کھنڈر، الحمرا اور باب الاخوتین کے سوا اسلام کے پیروؤں اور اسلامی تہذیب کے آثار کا کوئی نقش نہیں ملتا۔ ہندوستان میں بھی آگرہ کے تاج محل اور دلی کے لال قلعہ کے سوا مسلمانوں کی آٹھ سو برس کی حکومت اور ان کی تہذیب کا کوئی نشان نہیں ملے گا۔''

(اوراق گم گشتہ از رحیم بخش شاہین، صفحہ ۳۷۵۔۳۷۴)

نصاب کی خامی یا خوبی

جہاں تک دینی مدارس کے نصاب کا تعلق ہے، اس میں اس کے سوا کوئی خامی نہیں کہ سرکاری حلقوں میں اس نصاب کو شرف پذیرائی حاصل نہیں۔ یہ اپنی اپنی نظر ہے کہ اس کو خامی تصور کیا جائے یا خوبی؟

ہماری دیانت دارانہ رائے یہ ہے کہ یہ اس نصاب کی خامی نہیں بلکہ خوبی ہے، جو نصاب تعلیم سرکاری تعلیم گاہوں میں نافذ ہے ایک جہان کا جہان اس سے استفادہ کرکے اپنی دنیا بنا رہا ہے اور ہزاروں میں ایک آدھ فرد ایسا ہے جو دینی مدارس کے نصاب تعلیم کے ذریعہ اپنے دین کو سیکھنا اور اپنی عاقبت سنوارنا چاہتا ہے۔

اگر مجوزہ سرکاری منصوبے کے مطابق دینی مدارس میں بھی وہی نصاب تعلیم جاری کردیا جائے جس کی افراط بدہضمی کی حد تک پہنچ گئی (اور جدید تعلیم گاہوں کے ہزاروں افراد اچھی اچھی ڈگریوں کا پشتارہ لئے بے روزگاری کی وادی تیہ میں سرگرداں ہیں) تو اس کے یہ معنی ہوئے کہ ہزاروں میں سے ایک فرد جو دین سیکھنے کے لئے دینی مدارس کو قبلہ توجہ بناتا تھا، اس کے لئے بھی کوئی پناہ گاہ باقی نہیں رہے گی۔ اس لئے دینی مدارس کو جدید تعلیم گاہوں میں ڈھالنے کے بجائے یہی بہتر ہے کہ ان مدارس کو ان کے حال پر رہنے دیا جائے اور جو لوگ سرکاری مراعات کے خواہش مند ہوں ان کو مشورہ دیا جائے کہ وہ دینی مدارس کے بجائے جدید تعلیم گاہوں سے استفادہ کریں۔ دینی مدارس کو جدید تعلیم گاہوں میں تبدیل کرکے ان کی ماہیت بدل دینا علمائے کرام کا ایک ایسا جرم ہوگا جسے تاریخ معاف نہیں کرے گی۔

(مولانا مفتی یوسف لدھیانویؒ، ماہنامہ دارالعلوم دیوبند، نومبر دسمبر ۱۹۹۴، ص ۲۴)

❁❁❁❁❁❁

تحدیث نعمت اور گزارش

الحمد لله رب العلمين والعاقبة للمتقين والصلوٰة والسلام على سيد المرسلين وعلى آله وصحبه اجمعين۔

اللہ رب العزت کا اپنے بندوں پر عظیم انعام ہے کہ اس نے اپنا مقدس کلام دنیا میں نازل فرمایا اور رسول اکرم ﷺ کا زبردست احسان ہے کہ انہوں نے مخالفین کے ہجوم میں قرآن کریم کا حرف حرف امت تک پہنچا دیا، صحابہ کو پڑھایا، انہوں نے تابعین تک پہنچایا اور پھر یہ سلسلہ چلتا رہا، پھر حق تعالیٰ کا مزید کرم یہ کہ اس کی حفاظت کی ذمہ داری خود لے لی ورنہ انسان کے بس کا کب تھا کہ اس کی حفاظت کر پاتا، چنانچہ ارشاد ہے:

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ (سورہ حجر آیت:۹)

”ہم نے ہی قرآن کو اتارا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔“

پس جب خدا کی حمایت اور حفاظت میں یہ کتاب ہے تو پھر کس ہاتھ میں قدرت ہے کہ اس میں ذرا بھی تغیر کرسکے، لیکن یہ بھی واضح ہے کہ حق تعالیٰ نے اس کی حفاظت کے انتظام کا ذریعہ اپنے بندوں ہی کو بنایا ہے۔ وہ بندے جو اس پر ایمان رکھتے ہیں گویا یہ لوگ خدا کی اس عظیم امانت کی حفاظت کے لئے خدائی لشکر ہیں، اس لئے جیسے قرآن کو حق تعالیٰ کے ساتھ نسبت خصوصی حاصل ہے۔ اسی طرح قرآن کریم کے خدمت گزاروں کو بھی خصوصی شرف حاصل ہے، پس قرآن بھی اور اس کے خدام بھی دونوں خدا کی زبردست حمایت میں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ انقلابات آتے رہے، حکومتیں بدلتی رہیں، تخت و تاج الٹتے پلٹتے رہے، خیالات و رجحانات تہہ و بالا ہوتے رہے، زبان و ادب میں تغیرات ہوتے رہے، لیل و نہار کی گردشیں جاری رہیں، صحرا آبادیوں میں تبدیل ہوگئے، آبادیاں ویرانہ بن گئیں، لیکن جو چیز آج تک ہر قسم کے تغیر و تبدل

سے یکسر محفوظ رہی وہ خدا کا کلام قرآن مجید ہے

ابھی کتنے دنوں کی بات ہے ہندوستان سے مسلمانوں کی حکومت ختم ہوئی۔ کتنا اندیشہ تھا کہ انگریز قوم مسلمانوں کو اسلام سے برگشتہ کردے گی، مگر قرآن کا آفتاب جگمگاتا رہا، علماء قتل کئے گئے، حفاظ کو نابود کرنے کی کوششیں کی گئیں، پرانے مدارس ختم ہوگئے اور ۱۸۵۷ء کے بعد تو علماء کا اس طرح صفایا کیا گیا کہ خاص خاص مقامات کے علاوہ دور ونزدیک کوئی معلوم عالم بھی نظر نہیں آتا تھا، دینی مسائل کا جاننے والا نہیں ملتا تھا، لیکن قرآن زندہ تھا اور ابھی کچھ ایسے لوگ تھے جن میں قرآن کی روح موجود تھی، پھر زیادہ دن نہیں گزرے کہ سطح زمین پر دین کی حفاظت کے لئے مدارس عربیہ کے عنوان سے نئے نئے قلعے تعمیر ہونے لگے۔ اللہ کے جواں مرد بندے دنیاوی مال ودولت سے منھ موڑ کر مدارس ومکاتب کی ٹوٹی چٹائیوں اور پھٹی بوریوں پر بیٹھ گئے اور اس وقت تک نہ اٹھے جب تک دنیا ہی سے اٹھنے کا پیغام نہ آگیا اور جب اٹھے تو دین کے خدمت گزاروں کی ایک فوج گراں تیار کرکے اٹھے۔ ان مدارس کا پیش رو اور پیشوا دیوبند کی سرزمین پر تعمیر ہونے والا مدرسہ عربی تھا، جواب ''دارالعلوم دیوبند'' کے نام سے معروف ہے۔

دارالعلوم دیوبند کے عہد اولیں کے علماء جن کے دل ملتِ اسلامیہ کے درد وغم سے ہمہ وقت مضطرب اور بے قرار رہا کرتے تھے، ان حضرات نے اپنے تلامذہ کی کھیپ اطراف ملک میں پھیلانی شروع کی۔ یہ حضرات مسجدوں کے گوشوں میں رہتے تھے مگر ان کی نگاہیں ہندوستان کے افق پر لگی رہا کرتی تھیں۔ ان خوش قسمت خطوں اور علاقوں میں جہاں ان بزرگوں کی نگاہِ فیض کی حرارت برابر پہنچتی رہتی تھی، صوبہ بہار بھی تھا۔

اکابر دیوبند کے روحانی پیشوا اور مربی حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی علیہ الرحمہ کی حیات میں ان کی بابرکت دعاؤں کے سائے میں انہیں کے نامور خلیفہ حضرت مولانا علی صاحب دربھنگوی نور اللہ مرقدہ نے انہیں کے نام پر اپنے وطن رسول پور نستہ ضلع دربھنگہ میں ایک دینی درسگاہ کی داغ بیل ڈالی۔ یہ ۱۳۱۱ھ کا زمانہ تھا، جب کہ دارالعلوم دیوبند کو قائم ہوئے اٹھائیس، انتیس سال کا عرصہ گزرتا تھا۔ اب اسی کے نقش قدم پر یہ درسگاہ قائم ہوئی۔ مدرسہ امدادیہ حضرات

اکابر دیوبند کی سرپرستی میں رہا۔ وہاں سے جید الاستعداد اساتذہ یہاں بھیجے جاتے تھے، تھوڑے ہی عرصہ میں مدرسہ نے بہت ترقی کرلی۔ اب ضرورت محسوس ہوئی کہ اسے مرکزی جگہ منتقل کردیا جائے، چنانچہ وہ مدرسہ دربھنگہ شہر میں آگیا۔ اب رسول پور نستہ کا علاقہ جو دربھنگہ شہر سے تقریباً تیس کیلومیٹر کے فاصلے پر ہے، مدرسہ کے براہ راست فیض سے محروم ہوگیا، پھر آہستہ آہستہ بہت سے مدارس کھل گئے اور بہار کی سرزمین سے نامور علما اٹھے جن کی جلیل القدر خدمات کے روشن نقوش اب بھی جریدۂ عالم پر ثبت ہیں۔

یہ مدارس عرصہ دراز تک بانی دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کے وضع کردہ اصولوں کے مطابق حکومت کی امداد سے مستغنی ہوکر کام کرتے رہے اور ان کے فیوض وبرکات ہر چہار جانب پھیلتے رہے، مگر ادھر کچھ عرصہ سے اس اصول کو نظر انداز کرکے اہل مدارس نے بکثرت مدرسوں کو آستانہ حکومت پر سجدہ ریز کردیا ہے۔ اس اقدام نے مدرسوں کا بھرم کھودیا اور ملت اسلامیہ کا اعتماد ان سے اٹھ گیا۔

حکومت وہ بھی غیر مسلم حکومت اس کی سرپرستی اور اس کا دست کرم خالص دینی اور مذہبی چیزوں کی جیسی کچھ حفاظت کرے گا وہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔ تنخواہیں ضرور بڑھ گئیں مگر تدین گھٹ گیا، قوانین میں اضافہ ہوگیا، مگر طلبہ کا قحط ہوگیا۔ جہاں جہاں حکومت کا ہاتھ پہنچا دین اور علم کا سرچشمہ سوکھتا چلا گیا۔ یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے جس کے لئے دلیل وبرہان کی ضرورت ہو، حکومت کی توجہات وعنایات کی برکتیں ہر خاص وعام پر ہویدا ہیں۔

اب جگہ جگہ ضرورت محسوس کی جارہی ہے اور بہت سے لوگ اس کا احساس کررہے ہیں اور دل کی بات زبان پر آتی رہتی ہے کہ مدرسے حکومت کی گرفت سے آزاد ہونے چاہئیں، تاکہ وہ سکون واطمینان کے ساتھ خالص دینی علوم کی تعلیم دے سکیں اور ایسی نسلیں تیار کریں جو دینی تفقہ اور علمی رسوخ کی دولت سے مالا مال ہوں، جن کا مطمح نظر صرف دولت دنیا اور حصول جاہ نہ ہو بلکہ محض اللہ کے اللہ کے دین کی خدمت ہو۔ آج کی حرص وہوا میں ڈوبی ہوئی اور مال وزر کی ظاہری چمک دمک میں بھٹکی ہوئی دنیا میں ایسے کسی مدرسہ کا تصور بھی دیوانے کا خواب معلوم ہوتا

ہے، مگر کچھ لوگوں نے یہی خواب دیکھا، مخلص علما سے مشورے کیئے اور بزرگوں سے دعائیں لیں اور یہ جانتے ہوئے کہ وسائل کی قلت قدم قدم پر سد راہ ہوگی اور یہ جانتے ہوئے کہ لوگ ایک نگاہ غلط انداز ڈال کر الگ ہوجائیں گے اور یہ جانتے ہوئے کہ بے اعتمادی و بے آبروئی کی اس فضا میں قوم وملت کا اعتماد حاصل کرنا نہایت دشوار ہے۔ یہ سب کچھ جانتے ہوئے ہمت وحوصلہ والوں نے دین کے دردمندوں نے نستہ ہی کے علاقہ میں جہاں مسلمانوں کی کثیر آبادی ہے اور جہاں کوئی قابل ذکر مدرسہ نہ تھا ''شکر پور بھروارہ'' میں ۱۴۰۴ھ میں نستہ ہی کے فرشتہ خصلت نیک سیرت بزرگ، نمونہ سلف حضرت مولانا مفتی محمود احمد صاحب[1] نور اللہ مرقدہ کی ایما پر حضرت مولانا قاضی مجاہد الاسلام قاسمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی سربراہی میں علما مخلصین اور بہی خواہان ملت کی ایک جماعت نے مدرسہ کا سنگ بنیاد رکھا۔ ان دردمندوں اور فکرمندوں میں خصوصیت کے ساتھ مولانا قمر الزماں صاحب قابل ذکر ہیں جنہوں نے اول یوم سے مدرسہ کے تاسیس کی تحریک چلائی۔

دینی ادارے ہوں یا تعلیم گاہیں، اصلاحی انجمنیں ہوں یا ملی تنظیمیں، غرض کوئی بھی اجتماعی وملی کام فکری اتحاد اور اشتراک سعی وعمل کے بغیر نہیں دیا جاسکتا۔ ''مدرسہ اسلامیہ'' کا قیام بھی قدرت کے اسی اٹل قانون اور اسی فطری اصول کے مطابق ہی ممکن ہوسکا، ابتدا ہی سے علماء مخلصین اور بہی خواہان ملت کی ایک جماعت مدرسہ کی تعمیر وترقی اور فروغ واستحکام کے لئے مستقل کوشاں رہی ہے جس میں حضرت مولانا قمر الزماں صاحب[2] مدظلہ العالی نہایت پیش پیش اور نمایاں رہے ہیں، تعلیم کی ضرورت اور مدارس کی اہمیت کے احساس کو عام کرنے میں ان

[1] حضرت مولانا موصوف زبردست عالم اور پاک طینت بزرگ تھے۔ دارالعلوم دیوبند کے فاضل علامہ انور شاہ کشمیریؒ کے تلمیذ رشید تھے۔ حضرت مولانا منور علی صاحب دربھنگوی کے پوتے اور بہار کے مشہور بزرگ، نہایت قوی النسبت شیخ حضرت مولانا بشارت کریم صاحب قدس سرہ کے خلیفہ تھے، نہایت متواضع اور صادق القول اور ذاکر وشاغل بافیض تھے۔ ۱۹۸۸ء میں وصال فرمایا۔

[2] حضرت مولانا موصوف سلسلہ نقشبندیہ کے ایک نیک طبیعت بزرگ ہیں۔ ان کا مکان بیلپکونہ، مظفر پور میں ہے۔

کی کوششوں کا بڑا حصہ ہے۔ قیام مدرسہ کے لئے علاقے کی زمین کو ہموار کرنے میں ان کا رول اہم ہے۔ موصوف کے علاوہ اور بھی متعدد حضرات ایسے ہیں جو مدرسہ کے فروغ وترقی کے لئے ابتدا ہی سے سرگرم عمل رہے ہیں اور ہمیشہ ایثار وقربانی کے نمونے پیش فرماتے رہے ہیں۔

اللہ ان سب حضرات کو اجر جزیل عطا فرمائے۔ آئندہ جب کبھی مستقل مدرسہ کی تاریخ مرتب کی جائے گی تو لکھنے والا یقیناً ان کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

وہ بڑا مسعود وقت تھا جب کہ ایک غیر آباد زمین میں اللہ کے نام پر اللہ کے لئے پہلی اینٹ رکھی جارہی تھی، اہل اللہ کی دعائیں خالی جانے والی نہ تھیں۔ ابھی کتنی مدت گذری ہے لیکن دیکھئے دیوانوں کا یہ خواب اپنی تعبیر آپ بن کر سامنے کھڑا ہے۔ دعاؤں نے قبولیت پائی اور ''شکر پور، بھروارہ'' کی زمین ''مدرسہ اسلامیہ'' کی خدمات سے جگمگانے لگی۔

بظاہر وسائل طویل بہت نہیں ہیں، لیکن الحمد للہ علاقہ کے افراد متوجہ ہیں، لوگوں کے قلوب میں اس کی مدد کا جذبہ موجزن ہے، ہندوستان کا مسلمان تو یوں ہی غریب ہے اور صوبۂ بہار کے مسلمانوں میں تو غربت کچھ زیادہ ہی ہے، لیکن وہ کون مومن ہوگا جس کا دل دین کی محبت سے سرشار نہ ہو، لوگ اپنی سعادت سمجھ کر دامے، درمے، قدمے، سخنے تعاون کررہے ہیں اور چوں کہ مدرسہ کے منتظمین نے روز اول سے یہ بات طے کررکھی ہے کہ اس مدرسہ کو حکومت کی سرپرستی سے محروم ہی رکھنا ہے، اس لئے ادارہ حکومت کے تعاون سے روز اول ہی سے مستغنی ہے۔ یہ بھی اللہ کا خاص فضل ہے کہ ادھر چند برسوں سے مدرسہ کو نہایت باصلاحیت، ذی استعداد، تجربہ کار اور جذبۂ خدمت سے سرشار اساتذہ وعلماء کی خدمات حاصل ہوگئی ہیں، اس لئے طلبا کا ہجوم ہونے لگا ہے۔ مقامی طلبا تو ہیں ہی بیرونی طلبا بھی اس طرح ٹوٹے پڑ رہے ہیں جیسے شمع پر پروانے۔

یہ مدرسہ نصاب تعلیم اور نظام تعلیم کے لحاظ سے دارالعلوم دیوبند کے نقش قدم پر ہے۔ تعلیم کا معیار ہر سال قدم آگے بڑھا رہا ہے۔ اب دارالعلوم دیوبند کے نصاب کے اعتبار سے عربی ششم تک تعلیم پہنچ چکی ہے، اس کے بعد تکمیل کے صرف دو سال باقی رہ جاتے ہیں۔

عربی درجات کے ساتھ تحفیظ القرآن کا بھی مکمل انتظام ہے۔ دیہات کے بچے عموماً قرآن

کے تلفظ میں بہت غلطیاں کرتے ہیں۔ حفظ قرآن کے لئے یہ اہتمام کیا گیا ہے کہ بچے تجوید کے ساتھ حفظ کریں تاکہ حروف کی ادائیگی میں غلطی نہ کریں۔ مزید یہ کہ تجوید وقرأت کا بھی معقول انتظام ہے، اسی طرح پرائمری درجات میں بھی مثالی تعلیم ہوتی ہے، غرض قرآن کریم کی لفظی اور معنوی خدمتیں انجام دینے کی کوشش کی جاتی ہے، لیکن تعلیم صرف تعلیم جو اعمال واخلاق کی تربیت سے خالی ہو، بے روح کا ایک ڈھانچہ ہے۔ اگر طلبہ کا دماغ تعلیم سے جلا پائے تو ضروری ہے کہ ان کا دل حسن تربیت سے آراستہ ہو۔ اخلاق واعمال کے رتبۂ بلند کا کون منکر ہوگا، چنانچہ اہل مدرسہ اور اساتذہ کرام اس بات کا پورا اہتمام رکھتے ہیں کہ طلبہ عزیز دور حاضر کے برے اثرات سے پاک وصاف ہوں۔ اسوہ حسنہ نبوی کے نور سے روشن ہوں، نماز باجماعت کی پابندی، تلاوت قرآن کا التزام، حسن اخلاق کا اہتمام، اساتذہ وعلما کا ادب واحترام، ہر چھوٹے بڑے مسلمان سے سلام غرض وہ تمام باتیں جن کا موجود ہونا آدمی کے حسن اسلام کا باعث ہیں، ان سے طلبا کو مزین کرنے کا خاص نظم ہے۔

یہ ایک کوشش ہے جس میں کچھ ناتواں ہاتھ مصروف ہیں، کوئی دعویٰ نہیں ہے، کچھ بڑے بول نہیں ہیں، حق تعالیٰ کی مہربانی ہے۔ وہ اپنے بندوں میں سے جس سے جو چاہتے ہیں کام لے لیتے ہیں۔

حکومت کی امداد سے اعراض کرنے کی وجہ سے فراہمی مالیات کا مسئلہ بالخصوص صوبہ بہار میں بڑا نازک بن کر سامنے آتا ہے، طلبہ کی بہتات کے باعث عمارتوں کی کمی شدت سے محسوس ہوتی ہے، جگہ نہ ہونے کے باعث طلبہ واپس کئے جاتے ہیں۔ مالی ذرائع کی قلت کی وجہ سے مدرسہ کے خادم کی حسب دل خواہ خدمت نہیں ہو پاتی جو ایک سوہان روح ہے۔

مدرسہ کی عمارت کے ساتھ ساتھ مسجد کی بنیاد بھی ڈالی گئی تھی۔ مدرسہ وہی بہتر ہے جو مسجد کی آغوش میں ہو۔ مدرسہ میں اللہ کا علم سکھایا جاتا ہے تو مسجد میں عبادت کا نذرانہ حضور حق میں پیش کیا جاتا ہے، گویا مدرسہ ''یَتْلُوْ عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ'' اور ''وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ'' کا مرکز ہے، جہاں اللہ کی آیات کی تلاوت ہوتی ہیں اور کتاب وحکمت کی تعلیم دی جاتی ہے اور مسجد

''یُزَکِّیْهِمْ'' کا مظہر ہے، جہاں نفوس وقلب کا تزکیہ ہوتا ہے۔

بحمد اللہ مسجد نہایت سادگی کے ساتھ بن کر تیار ہو چکی ہے۔ کم وبیش سال بھر قبل مسجد کی بالائی منزل کا کام شروع کیا گیا تھا، الحمدللہ اس وقت وہ کام بھی پایۂ تکمیل کو پہنچ چکا ہے۔

ہم نے مدرسہ کی بات کہہ دی، مسجد کی بات کہہ دی۔ صورت حال اجمالاً سامنے رکھ دی۔ دین کی اور علم دین کی حفاظت مسلمانوں کا فریضہ ہے۔ مدرسہ ومسجد کی یہ بات تمام اہل ایمان کی بات ہے، ان کی بات ہم نے ان سے عرض کردی۔ جہاں تک اعتماد کی بات ہے تو گذارش ہے کہ بذات خود تشریف لائیں اور حالات ملاحظہ فرمائیں اور اگر اس کا وقت اور موقع نہ ہو تو ان علماء کرام پر اعتماد کریں جن کی تحریریں اس کتابچہ میں شامل ہیں۔ یہ وہ علماء ہیں جن پر اعتماد کرنا دلیل سعادت ہے۔۔۔۔۔۔۔علم دین کے لئے اہل خیر کی جو بھی رقم حق تعالیٰ کی بارگاہ میں قبول ہوجائے وہ باقیات الصالحات میں سے ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب انسان مرجاتا ہے تو اس کا عمل منقطع ہوجاتا ہے مگر تین عمل ایسے ہیں جن کا ثواب انسان کو مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے، ایک صدقہ جاریہ (جیسے مسجد یا دینی تعلیم کی عمارت یا رفاہ عام کے ادارے) دوسرے وہ علم جس سے اس کے بعد بھی لوگ نفع اٹھاتے رہیں۔ تیسرے اولاد صالح جو اس کے لئے دعائے مغفرت کرتی رہے۔ کس قدر خوش نصیبی ہے کہ آدمی دنیا سے اپنا دفتر اعمال لپیٹ کر چلا گیا، مگر صدقہ جاریہ کے ثواب کے لئے اب بھی وہ دفتر کھلا ہوا ہے، مرنے کے بعد اس کے حسنات میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

دولت راہِ مولیٰ میں صرف کریں، مدرسہ بنائیں، مسجد بنائیں اور جنت کا راستہ ہموار کریں بلکہ اس میں اپنا محل تعمیر کرائیں، کتنا سستا سودا ہے۔

''اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَذِکْرٰی لِمَنْ کَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَی السَّمْعَ وَهُوَ شَهِیْدٌ۔''

(اس میں عبرت ہے اس شخص کے لئے جس کے پاس دل ہو یا دل سے کان لگاتا ہو۔)

تعلیمی وانتظامی سرگرمیاں

نظام تعلیم:

یہاں تعلیم وتربیت میں اس بات کی کوشش کی جاتی ہے کہ طلبہ کی پوری شخصیت کی تعمیر دینی بنیاد پر ہو، علم پر عمل سے سیرت میں نکھار آئے اور طالبان علوم نبوت صحیح معنوں میں اسلامی اخلاق کا نمونہ ہوں اور ایمانی صفات وخصوصیات کے حامل ہوں، اس لئے تعلیم کے ساتھ ان کی تربیت اور نقل وحرکت پر ہر وقت نگاہ رکھی جاتی ہے، ساتھ ہی انہیں دعوت وتبلیغ کی بھی مشق کرائی جاتی ہے تاکہ ابتدا ہی سے انہیں اپنی ذمہ داری کا احساس اور تبلیغ دین کا سلیقہ ہو۔

نصاب تعلیم:

ادارہ کا نصاب تعلیم دینیات اور اسلامی علوم وفنون کے ساتھ بقدر ضرورت بعض مفید عصری علوم پر بھی مشتمل ہے، چنانچہ پرائمری درجات میں انگریزی، ہندی حساب وغیرہ کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔

اساتذہ:

دینیات، فارسی اور عربی کی تعلیم کے لئے دار العلوم دیوبند اور بعض دوسری درس گاہوں کے ممتاز فضلا کی خدمات حاصل ہیں، جنہوں نے تعلیم وتربیت کا اچھا تجربہ حاصل کیا ہے اور جو طویل عرصہ تک ملک کی ممتاز درسگاہوں میں تدریسی خدمات انجام دے چکے ہیں۔ اسی طرح انگریزی، ہندی، حساب اور دیگر عصری علوم کی تعلیم کے لئے سینئر اور تجربہ کار اساتذہ بحال کئے گئے ہیں۔

عربی زبان کی تعلیم:

یہاں کی تعلیم میں عربی زبان وادب کو مرکزی حیثیت حاصل ہے اور خاص اہتمام سے اس

کی تعلیم دی جاتی ہے، چونکہ عربی قرآن وحدیث کی زبان ہے جو اسلام اور تمام اسلامی علوم وفنون کی بنیاد ہے اس لئے اس کی تعلیم پر یہاں خصوصی توجہ صرف کی جاتی ہے اور الحمد للہ خوش قسمتی سے عربی زبان وادب کا عمدہ ذوق رکھنے والے اساتذہ بھی مل گئے ہیں، جو ایک زندہ زبان کی حیثیت سے عربی پڑھا رہے ہیں۔ اس وقت عربی درجہ ششم تک کی تعلیم کا نظم ہے۔

درجہ حفظ وتجوید:

مدرسہ میں حفظ قرآن اور تجوید کا عمدہ نظم ہے، یہاں بچوں کو تجوید کے بنیادی اور ضروری قواعد کے ساتھ حفظ کرایا جاتا ہے تاکہ اگر کوئی بچہ حفظ کے بعد تجوید وقرأت کی باضابطہ تعلیم نہ حاصل کر سکے تو بھی اس کی قرأت درست رہے۔ اس شعبہ کی تعلیم ونگرانی کے لئے لائق اور تجربہ کار حفاظ وقراء کی خدمات حاصل ہیں، حفظ کے طلبہ کو دینیات اور اردو کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔

شعبہ پرائمری:

مدرسہ کے اس شعبہ میں ناظرہ قرآن مجید کے ساتھ ساتھ دینیات، اردو، ہندی، انگریزی، حساب، جغرافیہ اور دیگر عصری علوم کی تعلیم درجہ بندی کے ساتھ دی جاتی ہے۔ نصاب تعلیم درجہ پنجم تک ہے۔ اس نصاب کے پڑھنے کے بعد اگر کوئی طالب علم اسکول کی تعلیم حاصل کرنا چاہے تو بہ آسانی مڈل اسکول کے چھٹے یا ساتویں درجہ میں داخلہ ہوسکتا ہے۔

دار الافتاء:

علاقہ کی ضرورت کے پیش نظر مدرسہ میں دار الافتاء قائم ہے اور اس شعبہ میں ضروری اور بنیادی کتابیں ایک حد تک فراہم ہیں۔ الحمد للہ یہ شعبہ ایک بڑی اہم ضرورت پوری کررہا ہے۔

شعبۂ مکاتب:

مدرسہ اسلامیہ نے تعلیم کے میدان میں جو جست لگائی ہے اس کی عام طور پر مثال نہیں ملتی۔ اس نے جس تسلسل کے ساتھ جگہ جگہ علم کے چراغ روشن کئے ہیں اس سے امید بندھتی ہے کہ جہالت کی تاریکی جلد دور ہوگی، مسلمان بیدار ہوں گے اور نئی تبدیلیوں کو قبول کریں گے۔

ذمہ داران مدرسہ نے علاقہ کے خستہ حال اور پسماندہ گاؤں اور شہر کے پچھڑے ہوئے محلوں میں نئے مکاتب شروع کرنے اور پہلے سے چلے آرہے مکاتب کو امداد دینے نیز مستطیع مکاتب کا مدرسہ کے ساتھ الحاق کرنے کے لئے شعبہ مکاتب قائم کیا ہے۔ اللہ کا فضل واحسان ہے کہ اس شعبہ نے اپنا کام شروع کردیا ہے۔ اب تک اطراف وجوانب میں ۳۸؍مکاتب قائم ہوچکے ہیں۔

امتحانات:

درجات عربی، فارسی، حفظ اور پرائمری کے سال دو امتحانات ہوتے ہیں۔ ششماہی اور سالانہ امتحان میں کامیابی کے لئے کم ازکم ۳۰ فیصد نمبر حاصل کرنا ضروری ہے۔

انجمن تہذیب البیان:

طلبہ کی خوابیدہ صلاحیتوں کو بیدار کرنے، انہیں درسیات کے علاوہ خارجی مطالعہ کا عادی بنانے، تقریر وتحریر کی مشق اور دعوتی کاموں کے لئے تیار کرنے کے لئے تہذیب البیان کے نام سے طلبہ کی ایک انجمن ہے، جس کے زیر اہتمام اساتذہ کی نگرانی میں طلبہ تقریر وتحریر کی مشق کرتے ہیں۔

انجمن کے نظام اور سرگرمیوں کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

(۱) تقریر (۲) تحریر (۳) مطالعہ

شعبہ تقریر:

ہر ہفتہ جمعرات کو بعد نماز مغرب انجمن کا جلسہ ہوتا ہے۔ باقاعدہ ایک صدر جلسہ کے تحت یہ پروگرام چلتا ہے۔ انجمن کا ہر فرد اس میں تقریر کرنے کا مجاز بلکہ پابند ہوتا ہے۔ طلبہ ہفتہ بھر درسیات سے فارغ اوقات میں باقاعدہ تیاری کرکے اس میں شرکت کرتے ہیں۔ صدر جلسہ حسب موقع طلبہ کی فروگزاشتوں پر تنبیہ کرتا ہے۔ اس پروگرام میں اساتذہ باقاعدہ شرکت کرتے ہیں اور طلبہ کی رہنمائی کرتے ہیں۔ اس طرح بہت سلیقہ سے طلبہ کی تقریری صلاحیت

پروان چڑھتی ہے۔ اس شعبہ کا خصوصی پروگرام سالانہ جلسہ کے عنوان سے منعقد ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں ہر جمعرات کو بعد نماز ظہر متصلا ''النادی العربی'' کے تحت تقریر کا عربی پروگرام منعقد ہوتا ہے، جس میں درجات عربی کے طلبا شرکت کے پابند ہوتے ہیں۔ عربی زبان وادب کے شیدائیوں کی ایک بڑی تعداد مؤقر اساتذہ کے زیر نگرانی مختلف موضوعات پر تقریروں کی تیاری کرکے اپنی مخفی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ الحمدللہ ان جلسوں نے بہت مختصر مدت میں طلبہ کے عربی ذوق کو جلا بخشنے میں کافی اہم رول ادا کیا ہے۔

شعبۂ تحریر:

انجمن کا دوسرا اہم شعبہ تحریر کا ہے۔ اس کے تحت انجمن کے دیواری پرچے ''التہذیب'' اور ''الروضۃ'' کے نام سے نکلتے ہیں۔ ''التہذیب'' اردو میں نکلتا ہے اور ''الروضۃ'' عربی میں۔ ہر پرچہ کا ایڈیٹر، نائب ایڈیٹر اور معاونین ہوتے ہیں۔ تمام افراد انجمن اپنی تحریری کاوشیں اپنے پرچے کے ذریعہ منظر عام پر لاتے ہیں، اس طرح طلبہ کی تحریری مشق پختہ ہوتی رہتی ہے۔ یہ پرچے اساتذہ کی نگرانی میں نکلتے ہیں۔

شعبۂ مطالعہ:

طلبہ کو علمی وفکری غذا پہنچانے اور تقریر وتحریر میں علمی مواد فراہم کرنے کے لئے انجمن کے تحت ایک لائبریری بھی قائم ہے، جس سے شرکائے انجمن کو ایک ہفتہ کے لئے کتابیں دی جاتی ہیں۔ اگلے ہفتہ کتابوں کا جمع کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اگر مزید ضرورت ہو تو اندراج کراکے دوبارہ کتاب لی جاسکتی ہے۔

مطبخ:

مدرسہ کے دارالاقامہ (ہاسٹل) میں رہنے والے طلبہ کے خورد ونوش کا انتظام مدرسہ کرتا ہے۔ غریب ونادار طلبہ کی کفالت کا بار مدرسہ خود اٹھاتا ہے۔ ان کے علاوہ غیر امدادی طلبہ کی بھی ایک مختصر تعداد ہے جو ہر مہینہ کے آغاز میں کھانے کی فیس جمع کرتی ہے۔ یہ فیس کم سے کم وصول

کی جاتی ہے۔

جمعیۃ الاصلاح والدعوۃ:۔ایک تحریک ایک پیغام:

عوام میں دعوت واصلاح، فرق باطلہ کے عقائد کی تردید بالخصوص قادیانیوں کی اسلام کے خلاف سازشوں اور ریشہ دوانیوں جن کا سلسلہ بعض خطوں اور ناخواندہ بستیوں میں جاری ہے، انہیں ختم کرنے کے لئے مرکز الدعوۃ والاصلاح کے نام سے باضابطہ مدرسہ نے ایک تنظیم قائم کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کوشش کو استحکام اور ترقی عطا فرمائے۔ آمین

❁❁❁❁❁

ضروریات

دارالاقامہ:

یوں تو مدرسہ کا تعمیری منصوبہ دینیات وعربی کی معیاری واعلیٰ تعلیم اور مختلف قسم کے علمی، اصلاحی اور دعوتی کاموں کے انجام دینے کے پیش نظر بہت وسیع اور طویل الذیل ہے جس کے لئے انشاء اللہ جیسے جیسے اسباب مہیا ہوں گے، کام ہوتا رہے گا، لیکن فی الحال تعمیرات کے سلسلے میں جن کاموں کی فوری تکمیل کی ضرورت ہے ان میں ایک اہم اور بنیادی کام، مدرسہ میں رہنے والے طلبہ کی اقامت گاہ ہے۔

پانچ کمروں کی تعمیر کا کام مسجد سے متصل بجانب شمال پایہ تکمیل کو پہنچ گیا ہے، جن کی تعمیر سے طلبہ کی رہائش کا مسئلہ کسی حد تک آسان ہوگیا ہے تاہم طلبہ کی بے پناہ کثرت کی وجہ سے موجودہ دارالاقامہ بالکل ناکافی ہے اور رہائش میں اساتذہ وطلبہ کو کافی دقتوں کا سامنا ہے۔ کمروں کی قلت کی وجہ سے اس سال بہت سے طلبہ کو داخل کرنے سے مجبور رہے جبکہ آئندہ طلبہ کی تعداد میں مزید اضافہ ناگزیر ہے۔ اس لئے فی الفور مذکورہ عمارت کی تیسری منزل کی تعمیر کا منصوبہ ہے جس کا تخمینہ چودہ لاکھ روپئے ہے۔

درس گاہوں کی تعمیر کی اشد ضرورت:

فی الوقت کمروں کی قلت کی بنا پر رہائش گاہوں سے ہی درس گاہوں کا کام لیا جاتا ہے، لیکن جو لوگ تعلیم وانتظام کا خاطر خواہ تجربہ رکھتے ہیں وہ بخوبی جانتے ہیں کہ اس سے نہ صرف طلبہ کی مشقت دوچند ہوتی ہے بلکہ بہتر تعلیم کی راہ میں بھی یہ چیز حائل ہوتی ہے۔

گذشتہ کئی برسوں سے شدت سے اس ضرورت کا احساس کیا جارہا ہے لیکن وسائل کی قلت اور مدرسہ کے کثیر الجہت اخراجات کے پیش نظر اس جانب قدم بڑھانے کا ابھی تک حوصلہ نہیں ہوسکا، لیکن اب طلبہ کی بڑھتی ہوئی تعداد اور موجودہ کمروں کے ناکافی ہونے کی بنا پر ارباب مدرسہ نے یہ طے کیا ہے کہ درس گاہوں کی تعمیر کا آغاز کردیا جائے۔ اس لئے ملت کے دردمند اہل ثروت اور مخیر حضرات سے مخلصانہ گذارش ہے کہ اس عمارت کی تکمیل میں دامے، درمے، قدمے، سخنے مدرسہ کا تعاون فرمائیں اور عنداللہ ماجور ہوں۔

دارالقضاء:

سماج کی اصلاح اور صحیح خطوط پر معاشرہ کی تعمیر وتشکیل میں نظام قضا کی جو اہمیت ہے وہ اصحاب علم اور اہل نظر حضرات پر مخفی نہیں ہے۔ نظام قضا کی اہمیت کا اندازہ صرف اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ قرآن کریم میں جو کلیات وقوانین کی کتاب ہے عائلی اور خاندانی پیچیدگیوں کے احکام جس تفصیل سے ذکر کئے گئے ہیں، دوسرے مسائل کی جزئیات اور تفاصیل کا ذکر اس طرح نہیں ملتا۔

مدرسہ اسلامیہ چونکہ شمالی بہار کا ایک مرکزی ادارہ ہے اور ایسے مقام پر واقع ہے جو گرد ونواح کی بہت سی مسلم آبادی کے لئے مرکز کی حیثیت رکھتا ہے، اس لئے یہاں دارالقضا کے قیام کی شدت سے ضرورت محسوس کی جارہی تھی۔ کم وبیش دوسال قبل حضرت امیر شریعت مولانا سید نظام الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے منتظمین ادارہ نے دارالقضا کے قیام کی اجازت چاہی۔ حضرت امیر شریعت نے بخوشی اسے قبول فرمالیا۔ گذشتہ سال قاضی لائبریری کے افتتاح کے

موقع پر دارالقضا کا قیام بھی عمل میں لایا گیا۔ باوجودیکہ اس کے قیام کو ابھی زیادہ عرصہ نہیں گزرا ہے لیکن اس درمیان میں بیسیوں مقدمات یہاں فیصل ہو چکے ہیں۔

سردست کمپیوٹر سیکشن کی عمارت کے ایک حصہ سے دارالقضا کا کام لیا جارہا ہے لیکن مستقبل قریب میں اس کے لئے ایک مستقل عمارت کی تعمیر کا منصوبہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس ارادے کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے۔

گودام:

غلہ کا اسٹاک اس وقت اقامتی کمروں میں رکھا جاتا ہے۔ ایک ایسے گودام کی تعمیر ضروری ہے جو جدید تکنیک اور سہولتوں کے مطابق ہوتا کہ ہر قسم کے اجناس اور غلہ کی بڑی مقدار محفوظ کی جاسکے۔

✿✿✿✿✿

اسمائے گرامی اساتذہ کرام

١	جناب مولانا محمد صفی الرحمٰن صاحب قاسمی	صدر المدرسین ونگراں عمومی
٢	جناب مولانا مفتی محمد ابوبکر صاحب قاسمی	مدرس شعبۂ عربی
٣	جناب مولانا احمد سعید صاحب قاسمی	،،
٤	جناب مولانا مفتی محمد اقبال صاحب قاسمی	،،
٥	جناب مولانا سہیل احمد صاحب قاسمی	،،
٦	جناب مولانا محمد رضوان اللہ صاحب قاسمی	،،
٧	جناب مولانا محمد ذاکر حسین صاحب قاسمی	،،
٨	جناب مولانا دبیر احمد صاحب قاسمی	،،
٩	جناب مولانا محمد مجاہد الاسلام صاحب قاسمی	،،
١٠	جناب حافظ ذاکر حسین صاحب	مدرس شعبۂ حفظ
١١	جناب حافظ محمد الفت صاحب	،،
١٢	جناب حافظ محمد نوشاد صدیقی صاحب	،،
١٣	جناب حافظ محمد اسرائیل صاحب	،،
١٤	جناب حافظ محمد انوار الحق صاحب	،،
١٥	جناب حافظ خورشید احمد صاحب	،،
١٦	جناب حافظ محمد نوشاد عالم صاحب	،،
١٧	جناب حافظ عرفان احمد صاحب	،،
١٨	جناب مولانا صدر الحق قاسمی صاحب	مدرس شعبۂ تجوید

۱۹ جناب ماسٹر محمد ظفیر الحق صاحب	صدر مدرس شعبۂ پرائمری
۲۰ جناب حافظ محمد صدر الحسن صاحب	مدرس شعبۂ پرائمری
۲۱ جناب مولانا محمد مصطفیٰ صاحب قاسمی	،، ،،
۲۲ جناب حافظ محمد ناصر حسین صاحب	،، ،،
۲۳ جناب مولانا محمد عظیم الدین صاحب قاسمی	،، ،،
۲۴ جناب مولانا غلام ربانی قاسمی صاحب	نگراں مکاتب
۲۵ جناب ماسٹر وسیم صاحب	مدرس شعبۂ کمپیوٹر

اسمائے ملازمین

۱ جناب عبد الغفار صاحب	منشی
۲ محمد شاہد	کلرک
۳ عبد الباری	باورچی
۴ محمد اسلام	،،
۵ محمد امیر الحق	،،
۶ محمد شعیب	،،
۷ محمد اختر	،،
۸ محمد ضیاء الحق	ڈرائیور
۹ محمد نظیر	چپراسی
۱۰ سعید الحق	چپراسی
۱۱ سکندر رکمار راوت	جاروب کش

مدرسہ اسلامیہ شکر پور بھروارہ میں تشریف لانے والے مشاہیر اہل علم

(۱) امیر شریعت رابع حضرت مولانا منت اللہ رحمانی صاحب نور اللہ مرقدہ

(۲) قاضی شریعت حضرت مولانا مجاہد الاسلام قاسمی صاحب نور اللہ مرقدہ
(سابق صدر مدرسہ ہذا)

(۳) حضرت مولانا قاری صدیق احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ
بانی جامعہ عربیہ ہتھورا، باندہ (یوپی)

(۴) حضرت مولانا اعجاز احمد اعظمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
(صدر المدرسین مدرسہ شیخ الاسلام شیخوپور، اعظم گڑھ (یوپی)

(۵) حضرت مولانا شمس الحق صاحب نور اللہ مرقدہ
(سابق شیخ الحدیث جامعہ رحمانی، مونگیر)

(۶) حضرت مولانا محمد سالم قاسمی صاحب دامت برکاتہم
(مہتمم دار العلوم (وقف)، دیوبند)

(۷) حضرت مولانا سید نظام الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ
(سابق امیر شریعت بہار اڑیسہ وجھارکھنڈ وجنرل سکریٹری مسلم پرسنل لابورڈ)

(۸) حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب مدظلہ
(استاذ دار العلوم دیوبند، مدیر ماہنامہ دار العلوم دیوبند)

(۹) حضرت مولانا انیس الرحمٰن قاسمی صاحب مدظلہ
(ناظم امارت شرعیہ پھلواری شریف، پٹنہ)

(۱۰) حضرت مولانا ثناء الہدیٰ قاسمی صاحب مدظلہ
(نائب ناظم امارت شرعیہ پھلواری شریف، پٹنہ)

(۱۱) مولانا حکیم محمد عرفان الحسینی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (کلکتہ)

(۱۲) حضرت مولانا نور عالم خلیل امینی صاحب مدظلہ

(استاد ادب و مدیر ''الداعی'' دارالعلوم دیوبند)

(۱۳) حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب مدظلہ

(ناظم المعہد العالی الاسلامی حیدرآباد و جنرل سکریٹری اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا)

(۱۴) حضرت مولانا مفتی عبید اللہ الاسعدی صاحب مدظلہ (استاذ جامعہ عربیہ ہتھورا، باندہ، یوپی)

(۱۵) حضرت مولانا اسرار الحق صاحب قاسمی (ایم پی)

صدر آل انڈیا تعلیمی وملی فاؤنڈیشن

(۱۶) حضرت مولانا محمد عارف صاحب

(رفیق دارالمصنفین وسابق ناظم مدرسہ شیخ الاسلام، شیخوپور اعظم گڑھ (یوپی)

(۱۷) حضرت مولانا اشتیاق احمد صاحب مدظلہ

(صدر المدرسین مدرسہ جامع العلوم، مظفرپور)

(۱۸) حضرت مولانا عیسیٰ منصوری صاحب (چیئرمین ورلڈ اسلامک فارم لندن یوکے)

(۱۹) حضرت مولانا عبد الحنان صاحب رحمۃ اللہ علیہ

(بانی ومہتمم جامعہ قاسمیہ بالاساتھ، سیتامڑھی)

(۲۰) حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب مدظلہ (مفتی شہر ممبئی)

(۲۱) حضرت مولانا محمد زکریا قمر صاحب مدظلۂ (دارالقضاء ممبئی)

(۲۲) مولانا محمد رضوان القاسمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

(سابق ناظم دارالعلوم سبیل السلام حیدرآباد)

(۲۳) دعیج خلف الشمری (مدیر لجنۃ مسلمی آسیا، کویت)

(۲۴) احمد بن حسن الحارثی (استاد جامعہ اسلامیہ یونیورسٹی، مدینہ منورہ)

(۲۵) حضرت مولانا حافظ حاجی شمس الہدیٰ صاحب مدظلۂ العالی (راجو، دربھنگہ)

(۲۶) حضرت مولانا محمد اسلام قاسمی صاحب دامت برکاتہم (استاذ دارالعلوم وقف، دیوبند)

(۲۷) حضرت مولانا ہاشم صاحب مدظلہ، خلیفہ مجاز حضرت مولانا محمد زکریا صاحبؒ

(دارالعلوم جامعہ زکریا جوگواڑا، ضلع نوساری، گجرات)

(۲۸) حضرت مولانا عبد الرب قاسمی صاحب مدظلہ (ناظم مدرسہ انوار العلوم جہانا گنج، اعظم گڑھ، یوپی)

(۲۹) حضرت مولانا محمد راشد اعظمی صاحب دامت برکاتہم (استاذ دارالعلوم دیوبند، یوپی)

(۳۰) قاری محمد مشتاق احمد صاحب ابن جناب مولانا محمد احمد صاحب پرتاب گڈھیؒ

(ناظم مدرسہ عالیہ عرفانیہ، لکھنو، یوپی)

(۳۱) مولانا مشتاق احمد صاحب (حیدرآبادی)

(۳۲) حضرت مولانا محمد کلیم صدیقی صاحب مدظلہ (جامعہ شاہ ولی اللہ پھلت، مظفرنگر، یوپی)

(۳۳) حضرت مولانا مفتی خورشید انور صاحب گیاوی مدظلہ (استاذ حدیث وفقہ دارالعلوم دیوبند، یوپی)

(۳۴) مولانا فاروق صاحب قاسمی مدظلہ (امام وخطیب جامع مسجد برمنگھم)

(۳۵) مولانا منیر احمد صاحب (امام جامع مسجد کالینہ، ممبئی۔۹۸)

(۳۶) حضرت مولانا عبد السلام الخطیب بھٹکلی ندوی مدظلہ (استاذ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنو

❁❁❁❁❁

تاثرات مشاہیر علمائے کرام

حضرت مولانا سید شاہ منت اللہ رحمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

دو ڈھائی سال پہلے یہ مدرسہ بڑی تمناؤں اور علاقہ کے ذمہ داروں کی نیک خواہشات کے ساتھ قائم ہوا اور علاقہ کے لوگوں نے بڑی جوش وجذبہ کے ساتھ اس میں حصہ لیا ہے اور انہوں نے عزم کررکھا ہے کہ مدرسہ میں بہتر اور اعلیٰ تربیت کا ہر قیمت پر نظم کریں گے۔ الحمدللہ مدرسین کا نظم بھی ہوتا جارہا ہے اور مبارک ارادوں میں کامیابی کے آثار نظر آرہے ہیں۔

(حضرت مولانا) منت اللہ رحمانی نوراللہ مرقدہٗ (امیر شریعت رابع)

❁❁❁❁❁

حضرت مولانا صدیق احمد صاحب نوراللہ مرقدہٗ

مدرسہ اسلامیہ شکرپور، بھروارہ، دربھنگہ میں تھوڑی دیر حاضری کی سعادت نصیب ہوئی، بحمدہ تعالیٰ یہاں مخلصین احباب شب وروز مدرسہ کے لئے کوشاں ہیں۔ تعلیم وتربیت کا معقول نظم ہے۔ مدرسہ کو ملک کے مشاہیر کی سرپرستی حاصل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قلیل مدت میں مدرسہ نے حیرت انگیز ترقی حاصل کی، تعمیر کا سلسلہ بھی برابر جاری ہے۔

(حضرت مولانا) قاری صدیق احمد صاحب نوراللہ مرقدہٗ (بانی جامعہ عربیہ ہتھوڑا، باندہ، یوپی)

❁❁❁❁❁

حضرت مولانا محمد سالم قاسمی صاحب زید مجدہٗ

مدرسہ اسلامیہ کے غائبانہ تعارف میں اس کی جن خصوصیات وامتیازات کا علم ہوا تھا، حاضری پر ان سے مضاعف پایا۔ حضرت قاری صاحب زید مجدہٗ کی شبانہ روز مخلصانہ محنتوں اور خدمات نے مدرسہ کو علاقائی لحاظ سے اہم مرکزیت کا حامل بنادیا ہے۔ اطراف واکناف سے طلبہ کا رجوع سال بسال ترقی پذیر ہے۔ تعلیم سال ششم تک قابل اعتماد معیار پر ہورہی ہے،

انتظامی عمدگی، اساتذہ کرام کی پوری لگن کے ساتھ تدریسی خدمات پر توجہ نے مدرسہ کے تعلیمی وقار کو بہت بلند کیا ہے۔ (۶ ربیع الثانی ۱۴۲۴ھ)

(حضرت مولانا) محمد سالم صاحب زید مجدہٗ، مہتمم دارالعلوم وقف، دیوبند

❁❁❁❁❁

حضرت مولانا اعجاز احمد صاحب اعظمی رحمۃ اللہ علیہ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مدرسہ اسلامیہ شکرپور بھروارہ وقت کی اور اس علاقہ کی اہم ضرورت کا مظہر ہے۔ بہار کے بیشتر مدارس جب کہ حکومت کے منحوس پنجوں میں گرفتار ہوچکے ہیں، ضرورت تھی کہ ایک معیاری درسگاہ تعمیر کی جائے جو حکومت کی کدورت سے محفوظ ہو، الحمدللہ یہ دیرینہ خواہش پوری ہوتی نظر آرہی ہے۔

(حضرت مولانا) اعجاز احمد صاحب اعظمی رحمۃ اللہ علیہ
صدر مدرس شیخ الاسلام شیخوپورہ، اعظم گڑھ

❁❁❁❁❁

حضرت مولانا حافظ الحاج شمس الہدیٰ صاحب مدظلہ العالی

بسم اللہ حامدا و مصلیا! ادارہ کے تعلیمی وتدریسی شعبہ کا جائزہ لینے پر بڑی مسرت وخوشی اور اطمینان کا احساس ہوتا ہے۔ سیکڑوں طلبہ زیر تعلیم ہیں، تعلیم کا معیار اونچا اور عمدہ ہے، معقول انتظام کے تحت مدرسہ کی جانب سے تقریبا پانچ سو یا اس سے زیادہ طلبا کو طعام وقیام کی بہترین سہولت حاصل ہے۔ مدرسین نوجوان ہیں، پڑھنے پڑھانے کا حوصلہ رکھتے ہیں، محنت کرتے ہیں اور بچوں کی روحانی، ذاتی اور تقریری تعلیم وتربیت کی طرف دھیان دیتے ہیں۔

(حضرت مولانا) حافظ الحاج شمس الہدیٰ صاحب مدظلہ، راجو، دربھنگہ

❁❁❁❁❁

حضرت مولانا محمد انیس الرحمن قاسمی صاحب مدظلہ العالی

مدرسہ اسلامیہ شکر پور بھرواره دربھنگہ صوبہ بہار کے ممتاز دینی مدارس میں ہے۔ یہ ادارہ اپنے تعلیمی معیار، اخلاقی تربیت اور تعمیراتی خوبیوں کے اعتبار سے پر رونق اور باوقار ہے۔ طلبہ کی کثیر تعداد یہاں دار الاقامہ میں رہ کر فیض پاتی ہے۔ حضرت مولانا قاسم صاحب قاضی شریعت مدظلہ کی صدارت اور حضرت مولانا قاری شبیر احمد صاحب مدظلہ کے اہتمام میں اپنے نظم ونسق اور تعلیم کے اعتبار سے ترقی کی راہ پر ہے۔ اللہ اسے اور ترقی سے نوازے، آمین۔

(حضرت مولانا) محمد انیس الرحمن قاسمی صاحب مدظلہ
ناظم امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ ۲۷/ ۳/ ۲۰۱۰

❁❁❁❁❁

حضرت مولانا محمد عارف اعظمی عمری صاحب مدظلہ العالی

مجھ کو یہ بیان کرنے میں کوئی تامل نہیں کہ مدرسہ کو دیکھنے سے پہلے میں محترم قاری صاحب کی محض علمی لیاقت کا معترف تھا مگر اب ان کے انتظامی حسن وسلیقہ کا بھی جوہر دیکھنے کو ملا۔

طلبہ کے تقریری پروگرام سے طبیعت بہت خوش ہوئی اور سچ ہے کہ ایک مدرسہ کے ناظم ہونے کی حیثیت سے اگر یہ کہوں کہ مجھ کو خوشی سے بڑھ کر رشک ہوا تو مبالغہ نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس مدرسہ کو ترقیات سے نوازے آمین

(حضرت مولانا) عارف اعظمی عمری مدظلہ العالی
رفیق دار المصنفین (شبلی اکیڈمی) اعظم گڑھ، سابق ناظم مدرسہ شیخ الاسلام شیخو پورہ اعظم گڑھ

❁❁❁❁❁

قاضئ شریعت حضرت مولانا محمد قاسم صاحب مدظلہ العالی

مدرسہ اسلامیہ کے بانیین کا اخلاص ہے کہ وہ بڑی تیزی سے ترقی کے مراحل طے کر رہا ہے۔ درجہ عربی کے طلبہ کی اچھی خاصی تعداد ہے اور تھوڑی مدت میں متوسطات کے طلبا کا اجتماع

اس کی تعلیمی وتربیتی خصوصیت کا شاہکار ہے۔ خاص اسلاف کے طریق ومنہاج پر اس کا تعلیمی وتربیتی نظام ہے۔ اس مدرسہ میں تعلیم کے ساتھ تربیت پر خاص توجہ دی جاتی ہے، جس کا اس دور میں فقدان ہے۔ حق تعالیٰ اس درسگاہ کو خوب سے خوب تر بنائے اور صحیح علم وعقائد حقہ کی اشاعت کا اسے مرکز بنادے آمین۔

(حضرت مولانا) محمد قاسم صاحب مدظلہ
(سابق استاذ حدیث مدرسہ رحمانیہ سوپول، دربھنگہ)
صدر مدرسہ اسلامیہ شکر پور بھرواره دربھنگہ

❁❁❁❁❁

حضرت مولانا عبدالحنان صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حامدا و مصلیا امابعد! آج مورخہ ۱۸ مئی ۱۹۹۵ مطابق ۱۷/ ذی الحجہ بروز جمعرات حاضر ہوا۔ اس مدرسہ کو دیکھ کر دل باغ باغ ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس مدرسہ کو نفع بخش بنائے اور علم و ہدایت کا چشمہ جاری فرمائے اور اس کی جو بھی ضرورت ہو غیب سے پوری فرمائے۔

(حضرت مولانا) عبدالحنان صاحب رحمۃ اللہ علیہ
سابق ناظم جامعہ اسلامیہ قاسمیہ بالاساتھ وسابق شیخ الحدیث دار العلوم ماٹلی والا بھروچ

❁❁❁❁❁

حضرت مولانا اشتیاق احمد صاحب مدظلۂ العالی

غائبانہ اس مدرسہ کے بارے میں جو تصور اور خیال قائم کر رکھا تھا، اس سے بدرجہا بہتر حالات میں پایا۔ اساتذہ کرام کو اپنے اکابر اور مشائخ کے طرز پر دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ادارہ کو اس علاقہ کا ہی نہیں پورے بہار کا مرکزی ادارہ بنائے۔ آمین۔

(حضرت مولانا) اشتیاق احمد صاحب مدظلۂ، صدر مدرس جامع العلوم، مظفر پور

❁❁❁❁❁

حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن وقاضی زکریا صاحبان مدظلہم

ادارہ کی موجودہ ترقیات میں قاری شبیر احمد صاحب کی اعلیٰ صلاحیتوں کے نمایاں نقوش ملتے ہیں۔ انہیں اساتذہ بھی محنتی اور علمی ذوق رکھنے والے مل گئے ہیں۔ اس لئے پیشینگوئی درست ہوگی کہ بہت جلد یہ مدرسہ صوبہ بہار کے نمایاں اور ممتاز مدارس میں اولیت کا مقام حاصل کرلے گا، جبکہ موجودہ صورتحال بھی بڑی حد تک اطمینان بخش ہے، طلبہ میں پڑھنے کا شوق ہے، متعلقہ اسباق کے سمجھنے کی اہلیت بھی رکھتے ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ محنت اور مطالعہ وتکرار کا عام ماحول نظر آیا۔

(مولانا) قاضی زکریا صاحب، دارالقضاء ممبئی
مفتی عزیز الرحمٰن صاحب مدظلہ، مفتی شہر ممبئی

❁❁❁❁❁

حضرت مولانا احمد بن حسن الحارثی صاحب مدظلہ العالی

الحمد لله والصلوٰة والسلام على رسول الله وعلى اٰله وصحبه اجمعين۔
وبعد!

فقد زرت المدرسة الاسلامية بشكرفور فوجدتها مدرسة عامرة مليئة بالطلاب والاساتذة النبهاء الافاضل النبلاء واني سررت بذالك كذالك واسال الله العلى القدير ان يحفظها وان يقويها ويديمها على البر والتقوىٰ۔

میں نے مدرسہ اسلامیہ شکر پور بھروارہ کا معائنہ کیا، طلبا اور لائق وممتاز اساتذہ کرام سے اسے بھرپور آباد پایا مجھے اس مدرسہ کو دیکھ کر بے انتہا خوشی ومسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ اس مدرسہ کی حفاظت فرمائے اور اسے مضبوط ومستحکم ادارہ بنائے نیز اسے صلاح وتقویٰ کے اصول پر قائم ودائم رکھے۔

احمد بن حسن الحارثی

الاستاذ بالجامعة الاسلامية بالمدينة المنورة

❁❁❁❁❁

سابق امیر شریعت حضرت مولانا سید نظام الدین صاحب مدظلہ العالی

آج مدرسہ اسلامیہ شکر پور، بھروارہ میں حاضری کا موقع ملا، مدرسہ کو دیکھ کر بے حد خوشی ہوئی۔ الحمدللہ مدرسہ ظاہر وباطن ہر دو اعتبار سے نہایت بارونق ہے۔ لائق اور باصلاحیت اساتذہ کی ایک جماعت طلبہ کی تعلیم وتربیت میں مصروف ہے۔ مدرسہ میں تعلیم کے ساتھ دینی واخلاقی تربیت کا خاص خیال ہے جو روحانی اور اسلامی اخلاق وماحول اور انفرادیت یہاں دیکھنے میں آئی، وہ کم درسگاہوں میں ہے۔ اہل خیر مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اس مدرسہ کی تعمیر وترقی میں پورے اعتماد کے ساتھ مدد کریں۔

(حضرت مولانا) سید نظام الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ
امارت شرعیہ بہار، اڑیسہ وجھارکھنڈ وجنرل سکریٹری آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ
۵؍ذی قعدہ ۱۴۱۷ھ

❁❁❁❁❁

فقیہ العصر حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی مدظلہ العالی

حقیقت ہے کہ اس ادارہ نے کم عرصہ میں ترقی کا جو تیز گام سفر طے کیا ہے وہ اس کے ذمہ داروں کے اخلاص اور ادارہ کے روشن مستقبل کی دلیل ہے۔ اس وقت یہ کم وکیف اور معیار ومقدار ہر دو اعتبار سے یہاں کے دو تین منتخب مدارس میں ایک ہے۔

محترم ومکرم قاری شبیر احمد صاحب جب سے یہاں خیمہ زن ہوئے ہیں اور اس کے نظم ونسق کی باگ اپنے ہاتھ میں لی ہے اس نے تیز رفتار اور توقعات واندازہ سے بڑھ کر ترقی کی ہے اور اب اس علاقہ کے بڑے مدارس میں ہے۔ ہدایہ وجلالین تک تعلیم ہے۔ حضرت محترم قاری

شبیر احمد صاحب کی سعی پر اخلاص اور حضرت مولانا صفی الرحمٰن صاحب کی ان کے ساتھ رفاقت قران السعدین کا درجہ رکھتی ہے۔

٢٥/ذی الحجہ ١٤١٧ھ

(حضرت مولانا) خالد سیف اللہ رحمانی مدظلۂ العالی

ناظم العہد العالی الاسلامی، حیدر آباد

جنرل سکریٹری اسلامک فقہ اکیڈمی، انڈیا

❁❁❁❁❁

حضرت مولانا محمد اسلام القاسمی صاحب مدظلۂ العالی

مدرسہ کے ناظم حافظ وقاری شبیر احمد صاحب کو خدا نے اچھا ادبی وعلمی ذوق عطا فرمایا ہے۔ شکر ہے کہ مدرسہ میں اس کے اثرات مکمل طور پر نمایاں ہیں۔ درس گاہوں اور رہائشی کمروں کی کمی کے باوجود تعلیم وتربیت میں کوئی کمی نہیں، بلکہ طلبا کی کثرت اور مسجد درسگاہوں میں مطالعہ وتکرار دیکھ کر اس کمی کا احساس جاتا رہا اور یہ حقیقت ابھر کر سامنے آئی کہ خلوص، محبت اور لگن سے ہی ترقی ملتی ہے۔ یہ ادارہ جدید قائم دینی تعلیم گاہوں کے لئے ایک مثالی نمونہ ہے اور قدیم مدارس کے لئے قابل رشک۔ مدرسہ کے اساتذہ باصلاحیت، محنتی اور باہم متحد ہیں۔ مدرسہ کو دیکھ کر خوشی ہوئی۔ یقین ہے کہ انشاء اللہ یہ ادارہ بہار کا ایک بڑا علمی مرکز بنے گا۔

(حضرت مولانا) محمد اسلام القاسمی صاحب زید مجدہ

استاذ دار العلوم وقف، دیوبند

❁❁❁❁❁

حضرت مولانا اسرار الحق قاسمی صاحب مدظلہ العالی

مدرسہ اسلامیہ شکر پور بھرواره، دربھنگہ میں حاضری ہوئی۔ یہ مدرسہ اس علاقے میں ایک امتیازی اور مثالی تعلیمی ادارہ ہے اور مسلسل ترقی کی منزلیں طے کر رہا ہے۔ مدرسہ میں یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ طلبہ اسلامی اخلاق واقدار سے آراستہ ہیں، اساتذہ محنتی، مستعد اور باصلاحیت ہیں

اور نظم ونسق قابل اعتماد ہاتھوں میں ہے۔ تعلیم کا معیار بلند ہے۔ تربیتی نظام قابل تقلید ہے، پانچ سو سے زیادہ طلبا زیر تعلیم ہیں، جلالین شریف تک درس کا نظام ہے۔ میں اس ادارہ کی ترقی کے لئے بارگاہ رب العزت میں دست بدعا ہوں۔

(حضرت مولانا) اسرار الحق قاسمی صاحب مدظلہ، ایم پی

صدر آل انڈیا تعلیمی وملی فاونڈیشن

❁❁❁❁❁

سابق مرکزی وزیر مملکت جناب ڈاکٹر شکیل احمد صاحب

آج مورخہ ١٤/مئی ١٩٩٨ء بروز جمعرات حلقہ کے دورہ کے دوران مدرسہ اسلامیہ شکر پور، بھرواره کا ملاحظہ کیا۔ مدرسہ میں طلبا کی تعلیم وتربیت اور مدرسہ کی عمارت دیکھ کر بے حد خوشی ہوئی۔ یہ تعلیمی ادارہ مذہب وملت کی زبردست خدمت انجام دے رہا ہے۔ میری خواہش ہے کہ یہ ادارہ دن دونی رات چوگنی ترقی کرے، آمین۔

ڈاکٹر شکیل احمد صاحب

سابق مرکزی وزیر مملکت برائے مواصلات وانفارمیشن ٹیکنالوجی

❁❁❁❁❁

حضرت مولانا ہاشم صاحب مدظلہ العالی

خلیفہ حضرت شیخ زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ، دار العلوم زکریا جوگوار ضلع نوساری گجرات

آج مورخہ ٢٦/اپریل ٢٠٠٠ء پنجشنبہ کو الحمد للہ مدرسہ ہذا میں حاضری کا موقع اللہ جل شانہ نے عنایت فرمایا۔ اساتذہ کرام اور طلبا عظام سے شرف ملاقات نصیب ہوئی۔ اہل مدرسہ، اساتذہ کرام اور طلبا عظام میں مجلس ذکر، مجلس درود شریف، تہجد، اشراق، چاشت، اوابین، وغیرہ اعمال خانقاہ کو مدرسہ کے قوانین کا جز کر دیں۔ طلبا خالی برتن ہیں، جو کچھ آپ ان میں بھر دیں۔ اللہ جل شانہ ظاہری وباطنی ترقیات عطا فرمادے۔

حضرت مولانا محمد ہاشم صاحب مدظلہ
بانی جامعہ زکریا جوگوار ضلع نوساری گجرات

❁❁❁❁❁

حضرت مولانا مفتی راشد صاحب اعظمی مدظلہ العالی

آج مورخہ ۱۷/رجب المرجب ۱۴۲۲ھ کو مدرسہ اسلامیہ شکرپور، بھرواره، دربھنگہ میں حاضری کی سعادت حاصل ہوئی، طلبہ کی تقریری وتحریری صلاحیتوں کو سنوارنے ونکھارنے میں حضرات اساتذہ کی مساعی لائق تحسین ہیں۔ یہ جان کر بے حد مسرت ہوئی کہ یہ دینی درسگاہ دار العلوم دیوبند کی تجویز کے مطابق حکومت کی امداد واعانت کے بجائے استغنا اور توکل کو زاد راہ بنائے ہوئے ہے اور 'من یتوکل علی اللہ فھو حسبہ' کے آثار اس کے در و دیوار سے نمایاں ہیں اور اس کی برکت حضرات اساتذہ اور طلبہ کی تعلیمی وتربیتی سرگرمیوں سے پوری طرح محسوس ہورہی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس علم دین کے سرچشمے کو جاری وساری رکھے اور اس کے فیض سے نونہالان اسلام استفادہ کرتے رہیں اور اللہ تعالی بہی خواہان اسلام اور دردمندان ملت کے قلوب کو مائل فرمادیں، آمین۔

حضرت مولانا حبیب الرحمن اعظمی صاحب زیدمجدہ، استاذ حدیث ومدیر ماہنامہ دار العلوم دیوبند
مولانا مفتی محمد راشد صاحب اعظمی، استاذ فقہ وحدیث دار العلوم دیوبند
۱۷/رجب المرجب ۱۴۲۲ھ مطابق ۵/اکتوبر ۲۰۰۱ء

❁❁❁❁❁

دعيج خلف الشمري المدير العام للجنة مسلمي آسيا وفضيلة الشيخ بدر الحسن القاسمي باحث مركز المعلومات و عضو لجنة المشاريع كويت

قام وفد لجنة مسلمي آسيا بدولة الكويت المكون من مدير عام اللجنة و بدر القاسمي بزيارة المدرسة الاسلامية في بلدة بهرواره في الهند

وقد وجد الوفد أن المدرسة تقوم بدور عظيم في تربية الجيل الناشئى وتحفيظهم القران الكريم و تعليمهم علوم الكتاب و السنة۔

تحتضن هذه المدرسة اكثر من ۴۸۰ طالباً وتعتمد في مواردها علي تبرعات المسلمين وقد كان انطباع لما سمع من قراءة القران الكريم من قبل بعض براعم الايمان طيباً، و لجنة مسلمي آسيا تكلف بعض الآيتام وستواصل دعمها حسب الإمكانات المتاحة نتمنى للمدرسة دوام التوفيق و الإزدهار وللقائمين عليها وعلى رأسهم الشيخ الجليل المقرئ شبير احمد بالصحة والسداد۔

ترجمہ: مسلمانان ایشیا کی تنظیم کے ایک وفد نے جو تنظیم کے جنرل سکریٹری شیخ دعیج خلف الشمری اور مولانا بدر الحسن القاسمی دامت برکاتہم پر مشتمل تھا مدرسہ اسلامیہ شکرپور بھرواره کا معائنہ کیا۔ وفد نے محسوس کیا کہ ادارہ نئی نسل کی پرورش وپرداخت کرنے، انہیں قرآن کریم حفظ کرانے اور کتاب وسنت کی تعلیم سے آراستہ کرنے میں اہم کردار ادا کررہا ہے۔

یہ مدرسہ اپنے آغوش میں ۴۸۰ سے زیادہ نونہالان قوم کی تربیت کرتا ہے اور اپنے ذرائع آمدنی میں پورا انحصار مسلمانوں کے صدقات وخیرات پر کرتا ہے۔-ادارہ کے بعض طلبا سے قرآن کریم کی کچھ آیتیں سننے کے بعد وفد کا تاثر بحیثیت مجموعی اچھا رہا۔ مسلمانان ایشیا کی یہ تنظیم بعض یتیم طلبا کی کفالت کرتی ہے اور بقدر وسعت مستقبل میں بھی اپنا تعاون جاری رکھے گی۔ وفد متمنی ہے کہ مدرسہ عروج وترقی کی راہ پر ہمیشہ گامزن رہے اور ذمہ داران مدرسہ بالخصوص قاری شبیر احمد صاحب کے لئے دائمی صحت وعافیت کا خواہشمند ہوں۔

دعيج خلف الشمري	بدر الحسن القاسمی
الهيئة الخيرية الاسلاميه	باحث مركز المعلومات
لجنه مسلمی آسيا دولة الكويت	و عضو لجنة المشاريع الكويت

❁❁❁❁❁

جناب قاری مشتاق احمد صاحب

ابن جناب مولانا محمد احمد صاحب پرتاب گڑھی علیہ الرحمہ

ناظم مدرسہ عالیہ عرفانیہ لکھنو، یوپی

آج بتاریخ ۳۰؍مئی بروز جمعہ حضرت قاضی شریعت مولانا قاسم صاحب مدظلہ العالی مظفر پوری کے ہمراہ مدرسہ اسلامیہ شکر پور بھرواره ضلع دربھنگہ میں حاضری کا اتفاق ہوا، مدرسہ دیکھنے کے بعد انتہائی خوشی ومسرت ہوئی۔ اس بات کا علم ہونے کے بعد کہ اس کے ناظم جناب قاری شبیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا روحانی تعلق میرے والد ماجد حضرت مولانا محمد احمد پرتاپ گڑھی نوراللہ مرقدہ سے تھا خوشی ومسرت میں مزید اضافہ ہوا۔

اللہ تعالی نے قاری صاحب کے اندر انتظامی صلاحیت بھرپور عطا فرمائی ہے جس کا اندازہ مدرسہ دیکھنے کے بعد بخوبی ہوتا ہے۔ اس مدرسہ کو بڑے اکابرین کی سرپرستی حاصل ہے۔

ہمارا پوچھنا کیا ہم تو نابینا ہیں اے کشفیؔ
نظر والوں میں بھی ہم نے بصیرت کی کمی پائی

قاری مشتاق احمد (ناظم مدرسہ عالیہ عرفانیہ لکھنو، یوپی)

❁❁❁❁❁

حضرت مولانا محمد کلیم صدیقی صاحب مدظلہ العالی

آج بتاریخ ۲۵؍جمادی الاخری ۱۴۳۱ھ جامعہ اسلامیہ شکر پور بھرواره میں حاضری کی دیرینہ خواہش اللہ تعالی نے پوری فرمائی فالحمد للہ علی ذالک۔ یہ ادارہ جو اپنے نظم ونسق، نظام، سلیقے اور معیار کے لحاظ سے ملک کا مشہور ادارہ ہے کون خادم دین ایسا ہوگا جس کو اسے دیکھنے یہاں کے لوگوں سے کچھ سیکھنے کا اشتیاق نہ ہو۔ الحمدللہ ادارہ کو دیکھ کر بیحد خوشی ہوئی۔ والسلام

(حضرت مولانا) محمد کلیم صدیقی
ناظم جامعہ شاہ ولی اللہ پھلت، مظفر نگر، یوپی

❁❁❁❁❁

حضرت مولانا مفتی خورشید انور صاحب گیاوی دامت برکاتہم

اس وقت مدرسہ میں چارسو سے متجاوز نونہالان امت کی مستحکم بنیادوں پر معیاری تعلیم اور منہاج سنت پر مثالی تربیت ہورہی ہے، جس کی واضح دلیل یہ ہے کہ یہاں کے فیض یافتہ طلبا عزیز کا دارالعلوم دیوبند کے مقابلہ جاتی امتحان میں کامیابی کے ساتھ داخلہ ہوجاتا ہے۔

’وذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء‘ اس شاندار کامیابی پر اگر یہاں کے ہونہار طلبا قابل تحسین ہیں تو یہاں کے لائق وفائق اساتذہ کرام قابل تبریک۔ بلاشبہ یہ سب فیض ہے شیریں بیان وادیب، وسیع النظر فاضل اور صاحب بصیرت مفکر حضرت مولانا قاری شبیر احمد صاحب زید مجدہم ناظم مدرسہ کا، جن کی شب وروز کی بے تکان محنت، مسلسل جدوجہد اور آہ سحر گاہی سے جنگل میں منگل ہے اور وادی جہالت میں علم کی شمع فروزاں وروشن ہے اور نیک ثمرہ ہے حضرت اقدس فقیہ وقت مولانا قاضی محمد قاسم صاحب مظفر پوری دامت برکاتہم کی روحانی توجہ کا جس کی وجہ سے ’’در مدرسہ خانقاہ‘‘ کا منظر ہے۔

(حضرت مولانا) مفتی خورشید انور صاحب گیاوی
استاذ فقہ دارالعلوم دیوبند، یوپی

❁❁❁❁❁

حضرت مولانا فاروق قاسمی صاحب مدظلہٗ

آج بتاریخ ۱۷؍محرم الحرام ۱۴۳۱ھ مطابق ۴؍جنوری ۲۰۱۰ء بروز پیر مدرسہ اسلامیہ شکر پور، بھرواره، ضلع دربھنگہ میں حاضری کی سعادت نصیب ہوئی۔ الحمدللہ مدرسہ کے بارے میں جتنا سنا تھا اس سے بڑھ کر پایا۔ درجہ عربی ششم تک باضابطہ تعلیم کا نظم ہے۔ طلبا کافی بڑی تعداد میں زیر تعلیم ہیں۔ حضرت قاری شبیر احمد صاحب مدظلہ مہتمم مدرسہ ہذا بڑے ذی استعداد عالم ہیں اور مدرسہ کی تعمیر وترقی کے لئے ہمہ وقت کوشاں وفکرمند ہیں۔ اساتذہ کی ایک بڑی ٹیم تعلیم وتربیت کے لئے ادارہ ہذا میں موجود ہے۔

(حضرت مولانا) فاروق قاسمی
امام وخطیب جامعہ مسجد برمنگھم

❁❁❁❁❁

حضرت مولانا منیر احمد صاحب دامت برکاتہم

آج بروز شنبہ مدرسہ اسلامیہ شکرپور، بھروارہ، دربھنگہ میں حاضری کی سعادت نصیب ہوئی، مدرسہ کے قائد محترم قاری شبیر احمد صاحب دامت برکاتہم کی مخلصانہ دعوت پر جب حاضر ہوا تو مدرسہ کی ظاہری ومعنوی خوبیوں کو دیکھ کر بے حد خوش ہوا۔ الحمدللہ جناب محترم قاری صاحب اور دیگر علمائے کرام کے ساتھ خوشگوار ملاقاتیں رہیں اور ظہر سے لے کر مغرب تک کا وقفہ ہر اعتبار سے میرے لئے مسرورکن رہا۔ اساتذہ وطلبا میں گفتگو بھی ہوئی۔ دعا ہے کہ اللہ رب العزت مدرسہ ہذا کو ہر اعتبار سے کامیابی وکامرانی عطا فرمائے۔

(حضرت مولانا) منیر احمد صاحب
جامع مسجد کالینہ، ممبئی۔۹۸

❁❁❁❁❁

حضرت مولانا مفتی عبیداللہ الاسعدی صاحب دامت برکاتہم

جامعہ اسلامیہ شکرپور، بھروارہ، دربھنگہ یہ اس وقت دربھنگہ ضلع ہی نہیں بلکہ بہار کا ایک بافیض ومشہور ادارہ ہے۔ آج طویل عرصہ کے بعد حاضری ہوئی، ادارے کو کافی پررونق اور آباد پایا۔ اللہ کا فضل ہے کہ تعلیم وتربیت کے اعتبار سے ادارے کا اس وقت بڑا وقار ہے۔

(حضرت مولانا) مفتی عبیداللہ الاسعدی
استاذ جامعہ عربیہ ہتھورا، باندہ، یوپی

❁❁❁❁❁

مدرسہ کے بارے میں اعتماد کے ذرائع

آپ خود تشریف لاکر معائنہ فرمائیں یا اکابر علما کے تاثرات اور معائنہ پر اعتماد کریں **یا مندرجہ ذیل حضرات سے معلومات اور یقین حاصل کریں۔**

ممبئی:

(۱) جناب محمد نثار بھائی صاحب دودھ والا۔
فون: 23063333, 23091939 موبائل نمبر:09820023331
(۲) جناب محمد اشفاق صاحب، وال چند ہیرا چند مارگ۔ فون:22612330
(۳) جناب نور محمد صاحب وال چند ہیرا چند مارگ۔
فون:22610799، موبائل نمبر:09821575859
(۴) جناب محمد ابراہیم صاحب، کوسمک ٹور اینڈ ٹریولس، ناخدا اسٹریٹ۔ ۳
فون:23421868
(۵) جناب محمد اسماعیل چونا والا، ۵/افریقہ ہاؤس ناگ دیوی اسٹریٹ۔
فون:09594730275

سورت، گجرات:

(۱) جناب الحاج امتیاز وارشاد برادران، زری والا مدینہ مسجد، لمبا یک، سورت
فون:09824209807، 09924375411
(۲) جناب حافظ احمد رضا وحسن رضا برادران، سنگرام پورہ، تلاوری، سورت
فون:9879373448

کلکتہ:

(۱) جناب قاری ابوالحیات صاحب مدرسہ ندائے اسلام، کلکتہ۔
فون:09830340974
(۲) جناب مسرور عالم صاحب عرف راجہ صاحب، ہیرا اسلس کارپوریشن،

کولوٹولہ اسٹریٹ، کلکتہ۔ ۷۳

فون:22371239

(۳) جناب شکیل احمد عرف ہیرا صاحب، ۱/۳ سرسید احمد روڈ، کلکتہ۔ ۱۴

فون، گھر:22490158، فون، آفس:22840265

مدراس:

(۱) جناب حاجی محمد سعود علی صاحب

شہناز لیدر، ۷ راما سوامی پلے اسٹریٹ، پیرک روڈ، پیریمٹ، چنئی۔ ۳

فون:25361689

(۲) جناب نظام بھائی

N.N لیدر ایکسپورٹ، 4.MV بدرن اسٹریٹ پیریمٹ مدراس۔ ۳۔

فون:25381882، موبائل:09841088874

(۳) مولانا مبارک حسین صاحب قاسمی

امام وخطیب مسجد معلی محفوظ خاں مناڈی براڈے، پولس کوارٹرس، مدراس۔ ۱۔

فون:5250503

دہلی:

(۱) قمر عالم صاحب قمر، اسکرین پرنٹرس، نبی کریم، دہلی، ۵۵۔فون:23621438

(۲) راشد حسین وساجد حسین صاحبان، 87/1A امرپوری رام نگر

نبی کریم نزد ٹورسٹ ہوٹل، نئی دہلی، ۵۵۔

فون:23680460

(۳) محمد سہیل ومحمد علی صاحبان، ڈی ۷۰ گنیش نگر، نئی دہلی۔فون:22443634

لکھنؤ:

(۱) محترم جناب مولانا مظہر کریمی صاحب قاسمی ندوی، استاذ دارالعلوم ندوۃ العلما، لکھنو

فون:2323864

پٹنہ:

(۱) مولانا اعجاز کریم صاحب، امام مسجد بلال، سمن پورہ، پٹنہ۔

موبائل:9835613134

(۲) جناب مولانا شکیل احمد قاسمی صاحب، امام شاہ گدی مسجد، پٹنہ۔فون:2222149

(۳) ڈاکٹر مولانا محمد رضوان القاسمی، پٹنہ مارکیٹ، سبزی باغ، پٹنہ۔

موبائل:9334151401، 9471601786

(۴) محمد زبیر، ٹورسٹ کورنر، اشوک راج پتھ، پٹنہ۔فون:2251354

(۵) مولانا ابرار کریم صاحب

امام مسجد بکسریہ ٹولہ، سلطان گنج، پٹنہ۔فون:9835276192

اعظم گڑھ:

(۱) مولانا محمد عارف صاحب، رفیق دارالمصنفین، اعظم گڑھ۔فون:2222206

ضلع مئو:

(۱) حافظ فیض الحسن صاحب، الہداد پورہ، مئو، یوپی

(۲) مولانا عبدالحی صاحب، محلہ اترارى، خیرآباد، مئو، یوپی

جمشید پور:

(۱) جناب شکیل احمد عرف ہیرا صاحب

شاندار شوز، اے سی مارکیٹ گول موری، جمشید پور، فون:2423093

ناگپور:

(۱) جناب پرویز عالم خان صاحب، فلیٹ 103 مدینہ اپارٹمنٹ

راٹھور لے آوٹ، آنند نگر، ناگپور

(۲) محمد انصار زری والا

چھوٹا لوہار پورہ، ناگپور، فون:9370138886-3959016

(۳) تواب صاحب زری والا، چھوٹا لوہار پورہ، ناگپور

پونہ:

(۱) جناب احسان بھائی، مال دھکہ پونہ۔فون:9970688636

(۲) جناب فیروز بھائی، مال دھکہ، پونہ۔فون:8055440141

سلی گوری:

(۱) الحاج قمر الزماں صاحب

بڑی مسجد بردوان روڈ، سلی گوری۔فون:9832061786

پورنیہ:

(۱) حضرت مولانا مفتی احمد حسین صاحب قاسمی، انجمن اسلامیہ خزانچی ہاٹ، پورنہ

(۲) جناب مولانا قاضی ارشد قاسمی صاحب

دارالقضاء، پورنیہ۔فون:9934725825

✽✽✽✽✽

ترانہ مدرسہ اسلامیہ

نتیجۂ فکر: محسن حیات پوری

اصلاح: ڈاکٹر کلیم عاجزؔ صاحب، پٹنہ

وہ شخصیت ہے جن کا محمود نام نامی   قاضی مجاہد ایسے مینار خوش کلامی
شبیر احمد ایسے قارئ رشک جامی   ہیں سب اسی ادارے کے حامئ دوامی
یہ ہے چمن ہمارا یہ آشیاں ہمارا
ہم بلبلیں ہیں اس کی یہ گلستاں ہمارا

علم و ہنر کی نہریں بہتی ہیں اس چمن میں   جلتی ہیں فکر وفن کی شمعیں اس انجمن میں
بوئے ادب بھری ہے ہر غنچے کے دہن میں   اہل سخن ہیں کیا کیا اس حلقۂ سخن میں
ہم ہیں مکیں اسی کے یہ ہے مکاں ہمارا
ہم بلبلیں ہیں اس کی یہ گلستاں ہمارا

صہبائے علم وعرفاں بٹتی یہاں سدا ہے   در میکدہ کا دیکھو سب کے لئے کھلا ہے
علماء دیں ہیں ساقی آؤ پیو روا ہے   ماحول کیف افزا مسرور کن فضا ہے
ہر وقت ہے خوشی سے دل نغمہ خواں ہمارا
ہم بلبلیں ہیں اس کی یہ گلستاں ہمارا

حافظ ہو یا کہ قاری علم ہو یا کہ فاضل   عابد ہو یا کہ زاہد عارف ہو یا کہ عامل
مفتی ہو یا مقرر یا ہوا ادیب کامل   سب ہیں اسی چمن کے آموختہ عنادل
جس کے بھی جی میں آئے لے امتحاں ہمارا
ہم بلبلیں ہیں اس کی یہ گلستاں ہمارا

وحدت کی مئے جہاں سے پیتے پلاتے ہیں ہم — قرآن کی لے جہاں سے سنتے سناتے ہیں ہم
دینی سبق جہاں سے پڑھتے پڑھاتے ہیں ہم — اور یہ ترانہ جس جا مل جل کے گاتے ہیں ہم
ہے ایک اجتماعی یہ آشیاں ہمارا
ہم بلبلیں ہیں اس کی یہ گلستاں ہمارا

اسلامیہ مدرسہ تقدیر کا غنی ہے — اس کاروان رحمت کا رہنما صفی ہے
کردار کا وہ غازی گفتار کا دھنی ہے — اس بزم علم وفن میں کس بات کی کمی ہے
ہم جانِ جاں ہیں اس کی یہ جانِ جاں ہمارا
ہم بلبلیں ہیں اس کی یہ گلستاں ہمارا

پروان چڑھتے چڑھتے نوزائدہ ادارہ — بن جائے روشنی کا بالا تریں منارہ
شہرت کے آسماں پر بن کر نیا ستارہ — کردے یہ دین و ملت کا جوہر آشکارا
سرچشمۂ تمنا ہو جاوداں ہمارا
ہم بلبلیں ہیں اس کی یہ گلستاں ہمارا

شاداب اس چمن کو رکھنا سدا خدایا — آباد اس چمن کو رکھنا سدا خدایا
کردار نیک اس کو کردے عطا خدایا — کرتا ہے دل سے محسنؔ یہ التجا خدایا
رکھنا ہمیشہ قائم عزم جواں ہمارا
ہم بلبلیں ہیں اس کی یہ گلستاں ہمارا

تأثر واپیل

(حضرت مولانا قاضی مجاہد الاسلام قاسمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

سابق صدر مدرسہ ہذا وقاضی شریعت امارت شرعیہ بہار، اڑیسہ وجھارکھنڈ، پھلواری شریف، پٹنہ

آج مدرسہ اسلامیہ شکر پور، بھرواره، ضلع دربھنگہ میں حاضری کا موقع ملا اور ایک غیر رسمی نشست میں شرکت کا موقع ملا، خوشی ہوئی۔ ماشاء اللہ اساتذہ میں شوق، عوام میں مدرسہ کے ساتھ محبت اور انتظامیہ میں ایثار کا جذبہ ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ مدرسہ ترقی کرے گا اور علاقہ میں دینی تعلیم کی اشاعت کا ذریعہ بنے گا۔ ضرورت ہے کہ مدرسہ کا دائرہ اور وسیع ہوتا کہ مستقبل کا جو وسیع خاکہ اس مدرسہ کی تاسیس کے وقت سے ہی پیش نظر ہے، اس کی تکمیل آسان ہو۔

مدرسہ اسلامیہ شکر پور، بھرواره، دربھنگہ صوبہ بہار کا ایک اہم دینی وملی ادارہ ہے جو پچھلے کئی برسوں سے دینی تعلیم کی ترویج واشاعت میں سرگرم عمل ہے، طلبا کی تعلیم، ذہنی تربیت اور کردار سازی اس کی نمایاں خصوصیت ہے۔ اس میدان میں ادارہ نے جو زبردست پیش رفت کی ہے وہ عوام وخواص سے پوشیدہ نہیں ہے۔ فی الحال مدرسہ میں درجات پرائمری اور شعبہ حفظ وتجوید کے علاوہ عربی ششم تک درس نظامی کے مطابق تعلیم کا معقول نظم ہے۔ طلبا کو طعام وقیام کے علاوہ کتابیں، روشنی، علاج اور دیگر سہولتیں مدرسہ کی جانب سے فراہم کی جاتی ہیں۔ عوامی ضرورت کے پیش نظر باقاعدہ ''دار الافتاء'' و ''دار القضاء'' قائم ہے، جس سے علاقہ کے مسلمانوں کو خاطر خواہ فائدہ پہنچ رہا ہے۔ طلبا میں تحریر وتقریر کا ذوق پیدا کرنے اور ان کی خوابیدہ صلاحیتوں کو بیدار کرنے کی خاطر ''تہذیب البیان'' کے نام سے ایک انجمن بھی قائم ہے۔

اساتذہ اور طلبا کی ضرورت کے پیش نظر مدرسہ میں لائبریری موجود ہے، لیکن کتابوں کا موجودہ ذخیرہ بے حد مختصر اور ناکافی ہے۔ مدرسہ کی ضروریات محض نصرت خداوندی اور اہل خیر حضرات کے تعاون سے پوری ہو رہی ہیں، آمدنی کا دوسرا کوئی مستقل ذریعہ نہیں ہے اور نہ ہی حکومت وقت سے کسی قسم کی امداد لی جاتی ہے۔ اہل خیر حضرات سے میری اپیل ہے کہ صدقات واجبہ، اپنی خصوصی عطیات اور عیدالاضحیٰ کے موقع پر چرم قربانی سے مدرسہ کا تعاون فرما کر اجر وثواب کے مستحق ہوں۔

مجاہد الاسلام قاسمی

حضرت مولانا قاضی مجاہد الاسلام قاسمیؒ

(پ ۱۹۳۶ء، م ۲۰۰۲ء)

سابق صدر مدرسہ اسلامیہ شکر پور، بھرواره، دربھنگہ

حضرت قاضی مجاہد الاسلام قاسمیؒ کی ذات گرامی صوبہ بہار کی عظیم آفاقی وبین الاقوامی ممتاز شخصیت تھی جسے مستقبل کا متعصب مورخ بھی فراموش نہ کر سکے گا۔ آپ اصحاب فقہ اور ارباب فتاویٰ کے سرخیل، دین مبین کے بے باک شارح اور ترجمان تھے، ملت بیضا کے امین اور پاسبان تھے۔ ایسا لگتا ہے کہ مسلم پرسنل لا کی طبعی وعقلی تفسیر وتعبیر صرف آپ ہی کے لئے عطیہ قدرت تھی۔ آپ نے فکر سجاد کو عام اور تام کرنے کی جو پیہم کوششیں ہندوستان کے طول وعرض میں کیں اس کے اثرات آج پورے ملک میں دار القضاء کی شکل میں نمایاں ہیں، لیکن اسے کیا کیجئے یہاں جو بھی آیا ہے جانے ہی کے لئے آیا اور یہ دنیا اک مسافر خانہ بلکہ صحیح تر لفظوں میں اک آئینہ خانہ ہے، جہاں تصویریں ابھرتی اور ڈوبتی رہتی ہیں۔ البتہ ؎

کچھ ایسی ہستیاں بھی عالم فانی میں آتی ہیں
فنا کے بعد بھی جن کو زمانہ یاد کرتا ہے

بلاشبہ حضرت قاضی صاحبؒ چلے گئے، ہم سب سے جدا ہو گئے، لیکن وہ ہمیشہ یاد آتے رہیں گے۔ مطالعہ کی میز پر لائبریری کی الماریوں سے جھانکتے رہیں گے، علم وفن کی دنیا میں ملی وسیاسی اسٹیج پر اپنا جلوۂ جہاں تاب دکھاتے رہیں گے۔ ہم انہیں بھول کر بھی نہیں بھول سکتے، وہ اپنے کارنامے کی بنا پر ہمیشہ یاد رکھے جائیں گے۔ امارت شرعیہ کی عمارت ہو کہ سجاد میموریل کی عمارت، فقہی سیمینار ہو کہ فقہ اکیڈمی وہ ہر جگہ امامت وقیادت کے منصب پر فائز نظر آئیں گے۔

حضرت قاضی صاحبؒ کی زندگی میں دینی علوم کی توسیع واشاعت کو بنیادی اور مرکزی اہمیت حاصل تھی اور یہ کہنا شاید مبالغہ نہ ہوگا کہ آپ کی ہر نقل وحرکت کا منتہی اور مقصد قرآن وسنت کی

ترویج واشاعت (وسیع تر معنی میں) تھی، یا آپ کا یہ اعتقاد تھا کہ صنم خانہ ہند میں اسلام کی حفاظت وصیانت کا واحد اور مستحکم ذریعہ یہ مدارس ومکاتب اور یہ چھوٹی چھوٹی درسگاہیں ہیں اس لئے آپ کو مدارس ومکاتب سے بڑا لگاؤ تھا۔ آپ اس کے قیام واستحکام کے لئے ہر ممکن کوشاں رہا کرتے تھے۔ یوں تو اللہ کی کسی بھی زمین میں (بالخصوص سرزمین ہند) پر قائم ہونے والا مدرسہ ملت کے غم میں تڑپنے والے آپ کے قلب حزیں کو تسکین فراہم کرتا، لیکن مدرسہ اسلامیہ شکر پور، بھرواره آپ کے دیرینہ خوابوں کی حسین تعبیر ہے۔ آپ کو اس مدرسہ سے جذباتی لگاؤ تھا۔ جو رشتہ پھول کا خوشبو سے اور روح کا جسم سے ہوتا ہے شاید وہی بلکہ اس سے مضبوط تر رشتہ حضرت قاضی صاحب کا اس مدرسہ سے تھا۔ حضرت سنگ بنیاد سے لے کر تادم واپسیں اس مدرسہ کے صدر، سرپرست اعلیٰ اور نگراں عام تھے اور مدرسہ کے ہر امور میں دخیل تھے۔ آپ کا ہر فیصلہ ہمیشہ نافذ ہوتا تھا، یہاں تک کہ حالیہ جدید صدر (حضرت مولانا محمد قاسم صاحب مظفر پوری دامت برکاتہم قاضی شریعت وسابق شیخ الحدیث مدرسہ رحمانیہ سپول، دربھنگہ) کا انتخاب بھی حضرت والا کی تحریری ہدایت ورہنمائی کی روشنی میں عمل میں آیا۔ آپ اپنی آخری علالت (جسے مرض الوفات کہنا زیادہ مناسب ہوگا) سے پہلے گاہے بہ گاہے مدرسہ تشریف لاتے، بچوں کا تعلیمی جائزہ لیتے اور ادارے کی تعلیمی وتعمیری ترقی دیکھ کر خوش خوش واپس جاتے۔ اس لئے حضرت قاضی صاحبؒ کو بہترین خراج عقیدت یہی ہے کہ دینی خدمات اور علمی یادگار کے جو انمٹ نقوش انہوں نے چھوڑے ہیں ان کی آب وتاب اور چمک دمک کم نہ ہونے دی جائے۔ بس دعا ہے کہ ع

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

گوشوارہ از رجب المرجب ۱۴۳۸ھ مطابق ۲۰۱۷ء تا جمادی الثانی ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۰۱۸ء

آمد

زکوٰۃ	8481276
صدقہ	0388091
چرم قربانی	0187222
عشر	0145789
فطرہ	0086634
ایصال ثواب	0023784
امداد	0003412
تحفیظ القرآن	0823800
عالمیت	0028000
عطیہ	0000395
داخلہ فیس	0153050
خوراکی	0210928
لائبریری	0080000
متفرقات	0039181
مسجد	0042500
قرض وصولی مدرسین	0045000
سابق تحویل	0208985
ٹوٹل:	10948047

صرفہ

تنخواہ مدرسین وملازمین	4046292
سفر	0506415
مطبخ	4131429
طباعت	0095508
روشنی	0252677
تعمیر مدرسہ	0841156
ضیافت	0083088
وظیفہ طلبہ	0096350
انعام مصلین	0564515
متفرقات	0098382
موبائل، ٹیلیفون	0006579
آڈٹ فیس	0006870
امتحان	0015195
علاج طلبہ	0012145
اکاؤنٹس کمپیوٹر	0030000
بینک چارج	0001486
مسجد	0038475
آفس	0002880
لائبریری	0113605
کمپیوٹر ہال	0005000
ٹوٹل	10948047

مراسلہ وترسیل زر کا پتہ

ناظم مدرسہ اسلامیہ شکرپور، بھروارہ

ڈاکخانہ بھروارہ، ضلع دربھنگہ، بہار (الہند) پن کوڈ:847104

فون نمبر:285208 کوڈ:06247

For Cheque/Draft

MADRASA ISLAMIA SHAKARPUR BHARWARA

United Bank of India, A/c- CD **0772050010056**, Branch, Bharwara

IFCI No.- **UTBIOBWA494**

Central Bank of India, A/c- **CD 2241719516**, Singhwara Branch

IFSC NO. **CBINO281707** Branch code- **1707**

Bank of India, A/c- **CD 485320100000019,** Bedauli Branch

IFSC No- **BKID0004853**

Correspondance

Nazim Madrasa Islamia

Shakarpur, Bharwara, Darbhanga, Bihar (India) 847104

E-mail: dtpcentre_dbg@rediffmail.com